

سنیوکت کسان مورچہ کا 'مشن یوپی' سرفروری سے، بی جے پی کو سزا دینے کا عزم

کسان لیڈران آئندہ 3 فروری کو پریس کانفرنس کر 'مشن یوپی' کے اگلے دور کا آغاز کریں گے، اس کے علاوہ سنیوکت کسان مورچہ کی اپیل پر 31 جنوری کو ملک بھر میں 'یوم غداری' منائے جانے کی تیاری بھی ہو چکی ہے۔

کاجاڑہ لیا گیا۔ مورچہ کو امید ہے کہ یہ پروگرام ملک کے کم از کم 500 اضلاع میں منعقد کیا جائے گا۔ دراصل کسانوں کے مطابق حکومت کے ساتھ ہونے سمجھوتے کے تحت ابھی تک حکومت نے اپنے وعدوں کو پورا نہیں کیا ہے۔ اسی کی مخالفت میں سنیوکت کسان مورچہ نے 15 جنوری کی اپنی میٹنگ میں فیصلہ کیا تھا۔ ساتھ ہی 31 جنوری کو مظاہرہ کے دوران مرکزی حکومت کے نام عر ضداشت بھی دیا جائے گا۔ سنیوکت کسان مورچہ کے لیڈروں نے کہا کہ حکومت کا کسان مخالف رخ اس بات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ 15 جنوری کے فیصلے کے بعد بھی حکومت ہند نے 9 دسمبر کے اپنے خط میں کیا کوئی وعدہ پورا نہیں کیا ہے۔ کسان تحریک کے دوران ہونے کیس کو فوراً واپس لینے اور شہید کنیوں کو معاوضہ دینے کے وعدے پر پچھلے دو ہفتہ میں بھی کسی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ وہیں ایم ایس پی کے ایٹو پر حکومت نے کمیٹی کی تشکیل کا کوئی اعلان نہیں کیا ہے۔ اس لیے مورچہ نے ملک بھر میں کسانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ یوم غداری کے ذریعہ حکومت تک اپنی ناراضگی پہنچائیں۔



اس کے لیے کسان ضلع تحصیل سطح پر بڑے مظاہرے کا انعقاد کریں گے۔ سنیوکت کسان مورچہ کی کوآرڈینیشن کمیٹی کی میٹنگ میں اس پروگرام کی تیاری

متنازع زرعی قوانین کے ملتوی ہونے کے باوجود کسان لیڈران کی مطالبات کو نہیں ماننے سے ناراض ہیں۔ اس ناراضگی نے ایک بار پھر بی جے پی حکومت کے خلاف آواز اٹھانا شروع کر دیا ہے۔ کسان لیڈران آئندہ انتخابات کے پیش نظر خصوصی تیاریوں میں مصروف ہو گئے ہیں۔ سنیوکت کسان مورچہ نے 3 فروری سے 'مشن یوپی' کا اگلا دور شروع کرنے کا اعلان کیا ہے، جس میں لوگوں کے درمیان جا کر بی جے پی کی اصلیت بتائی جائے گی۔ سنیوکت کسان مورچہ نے جہد کو ایک بیان جاری کر کہا کہ کسیم پور کھیری واقعہ میں اچھے مشرا ٹیٹی کو برخاست اور گرفتار نہ کرنے، مرکزی حکومت کے ذریعہ کسانوں سے غداری کرنے اور اتر پردیش حکومت کی کسان مخالف پالیسیوں کو لے کر اتر پردیش کی عوام سے بی جے پی کو سزا دینے کی اپیل کی جائے گی۔ مشن اتر پردیش کے تحت کسان 3 فروری کو ایک پریس کانفرنس کے ذریعہ نئے دور کی شروعات کریں گے۔ اس کے علاوہ سنیوکت کسان مورچہ کی اپیل پر 31 جنوری کو ملک بھر میں یوم غداری منائے جانے کی تیاریاں بھی ہو چکی ہیں۔

دہلی: اجتماعی عصمت درمی معاملہ میں ۸ خواتین سمیت ۹ لوگ گرفتار

دہلی پولیس نے راجدھانی کے شادہ علاقے میں 20 سالہ ایک خاتون کے جنسی استحصال کے معاملے میں ۸ خواتین سمیت 9 لوگوں کو گرفتار کیا ہے۔ ان میں دو نابالغ بھی شامل ہیں۔ یہ واقعہ یوم جمہوریہ کے روز یعنی بدھ کو پیش آیا تھا جب خاتون پر خواتین سمیت لوگوں کے ایک گروپ نے حملہ کر دیا اور اسے قہرے میں لے کر اس کا چہرہ سیاہ کرنے کے ساتھ ہی بال کاٹے، کپڑے اتار دیے اور شادہ علاقے کی سڑکوں پر اس کا پڑ بٹکا لا۔ الزام یہ بھی ہے کہ اسی علاقے کے ایک گھر میں خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت درمی کی گئی۔ پولیس ڈپٹی کمشنر (شادہ ضلع) آر ساتھیاندرم نے بتایا کہ ہم نے اب تک 9 لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور دو نابالغوں کو پکڑا گیا ہے۔ ڈی سی پی کے مطابق پکڑے گئے دونوں نابالغ متاثرہ کا جنسی استحصال کرنے میں شامل تھے۔ پولیس نے خاتون کے ساتھ اجتماعی عصمت درمی، اغوا، غیر قانونی طور سے ریغال بنانے اور جسمانی حملے کے لیے آئی پی سی کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے۔ ڈی سی پی نے کہا کہ "متاثرہ کو ہر ممکن مدد فراہم کی گئی ہے۔ ہم نے معاملے کو بہت سنجیدگی سے لیا ہے۔" جانچ سے جڑے ذرائع نے بتایا کہ متاثرہ خاتون کچھ سال قبل شادی کرنے تک اسی علاقے میں رہتی تھی اور پھر کسی علاقے میں چلی گئی تھی۔ ذرائع نے کہا کہ وہ دو سال کے بچے کی ماں ہے۔ اس نے ایک آدمی، جو اس کے پڑوس میں رہتا تھا اور اس سے یکطرفہ پیار کرتا تھا، اس کی شادی سے متعلق تجویز کو ٹھکرا دیا تھا۔ گزشتہ سال اس شخص نے تین کے آگے کو درمی طور پر خودکشی کر لی تھی۔ اس کے گھر والے متاثرہ خاتون کو اپنے بیٹے کی موت کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا اور وہ بدلا لینا چاہتے تھے۔

اسکول میں نماز ادا کرنے کی اجازت دینے پر کارروائی

ہیڈ مسٹریس اومادیوی معطل، کرناٹک کے محکمہ تعلیم نے مسلم طلباء کو کلاس روم میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے پر ایک سرکاری اسکول کی ہیڈ مسٹریس اومادیوی کو معطل کر دیا ہے



ناگیش نے ہیڈ مسٹریس کے خلاف کارروائی کا اہتمام دیتے ہوئے کہا تھا کہ اسکول میں اس طرح کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔

کولار (کرناٹک): کرناٹک کے محکمہ تعلیم نے مسلم طلباء کو کلاس روم میں نماز پڑھنے کی اجازت دینے پر ایک سرکاری اسکول کی ہیڈ مسٹریس اومادیوی کو معطل کر دیا ہے۔ بلاک ایجوکیشن آفیسر گریشوری دیوی کی طرف سے کی گئی جانچ میں اومادیوی کو قصور وار پایا گیا جس کے بعد انہیں معطل کر دیا گیا۔ اس سے قبل کچھ مسلم طلباء کی کلاس روم میں نماز ادا کرنے کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس کے نتیجے میں کچھ ہندو تنظیموں نے احتجاج کیا تھا، ویڈیو میں مسجدی طور پر کچھ مسلم طلباء کو جمعہ کو کلاس روم میں نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ معاملے کی تفتیش کارگر رجسٹری دیوی نے بتایا کہ مسلمان طلباء کو وقفے کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن رول بک میں کلاس روم کے اندر نماز پڑھنے کی اجازت دینے کا کوئی الزام نہیں ہے۔ پہلے تو ہیڈ مسٹریس اومادیوی یہ کہہ کر اپنا دفاع کرتی رہیں کہ نماز ان کی غیر موجودگی میں پڑھائی گئی تھی اور انہوں نے اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ وزیر تعلیم بی سی

جوہی چاولہ کو راحت، دہلی ہائی کورٹ نے 5 جی پٹیشن کیس میں ہر جانے کی رقم کم کر کے 2 لاکھ روپے کی

درواست کو "عدالت کا وقت ضائع کرنے والا" قرار دیا تھا اور اس کے لئے اداکارہ چاولہ 20 لاکھ روپے ہر جانے کے طور پر منج کرانے کا حکم دیا تھا۔ فلم اداکارہ نے ہائی کورٹ کے اس فیصلے کے خلاف ڈبلنچ کے سامنے اپیل کی تھی۔ عدالت میں ان کا موقف سابق مرکزی وزیر اور سینئر وکیل سلمان خورشید نے پیش کیا۔ جسٹس ساگھی اور جسٹس سکھ کی بنچ نے 25 جنوری کو اداکارہ کی اپیل پر ہر جانے کی رقم کی کاغذیہ دیتے ہوئے کہا کہ اداکارہ کی مقبولیت کو معاشرے کی فلاح کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فلم اداکارہ نے عدالت سے 23 دسمبر کو جلد سماعت کی درخواست کی تھی لیکن ہائی کورٹ نے ان کی درخواست مسترد کرتے ہوئے سماعت کے لیے 25 جنوری کی تاریخ مقرر کی تھی۔

ہوئے کہا کہ "دہلی اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے پروگراموں میں حصہ لے کر خواتین اور بچوں کی مدد کے لیے سماجی خدمت کرنا ان کے لیے فخر کی بات ہوگی۔" دہلی ہائی کورٹ کی دورانی بنچ نے سنگل بنچ کی جانب سے فلم اداکارہ جوہی چاولہ پر عائد 20 لاکھ روپے کے جرمانے کو کم کر کے 2 لاکھ روپے کر دیا ہے، لیکن سخت رہنمائی دیتے ہوئے کہا ہے کہ فلم اداکارہ چاولہ نے 5 جی ٹیلی کام ٹیکنالوجی کے معاملے کو سرسری طور پر لیا اور اس سلسلے میں پیشین دہانی کے ہائی کورٹ کا قیمتی وقت ضائع کیا۔ واضح رہے کہ فلم اداکارہ نے دہلی ہائی کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی دائر کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ 5 جی ٹیلی کام ٹیکنالوجی ماحول کے لیے نقصان دہ ہے۔ درخواست کی سماعت کرتے ہوئے دہلی ہائی کورٹ نے



نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے جمعرات کو فلمی اداکارہ جوہی چاولہ کو بڑی راحت دیتے ہوئے سماجی خدمت کرنے کی شرط پر 20 لاکھ روپے کے ہر جانے کو گھٹا کر 2 لاکھ روپے کر دیا۔ جسٹس وین ساگھی اور جسٹس جسیمت سنگھ کی بنچ نے اداکارہ جوہی چاولہ کی جانب سے رضا کارانہ طور پر شادی شدہ خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے کی پیشکش قبول کرنے کے بعد ہر جانے کی رقم کم کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ بنچ نے عرضی گزار کی جانب سے سماجی خدمات سے متعلق دہلی اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی (ڈی ایس ایل ایس اے) کے ساتھ کام کرنے کی رضامندی کا نوٹس لیتے ہوئے، ہر جانے کی رقم میں کمی کی درخواست منظور کی۔ فلم اداکارہ نے راحت کی گزارش سے متعلق درخواست کرتے

مالیگاؤں کی خبریں

سویس ہائی اسکول مالیگاؤں میں یوم جمہوریہ

اردو مراٹھی پرائمری اسکولوں کے تحفظ کیلئے

گارڈ کی تقرری کی جاے

سیوک سوسائٹی کا مطالبہ

مالیگاؤں: (خیال اٹھ) سیوک ایجوکیشنل سوشل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے مورخہ 27 جنوری 2022 بروز جمعرات میونسپل کمشنر سے تحریری مکتوب کے ذریعے یہ مطالبہ کیا ہے کہ جس طرح حال ہی میں دو خانوں اور دیگر سرکاری عمارتوں کے تحفظ کے لئے گارڈ کی تقرری کی گئی ہے اسی طرح شہر کی اردو مراٹھی پرائمری اسکولوں کی عمارتوں کے تحفظ کے لئے بھی مقامی لوگوں کو گارڈ کی پوسٹ پر سرکاری نوکری دی جائے تاکہ شہر کی اردو مراٹھی پرائمری اسکولوں کی عمارتوں کو نقصان نہ پہنچے۔ اسکول کی عمارتوں میں قیمتی اور قیمتی کمپیوٹر اور پرنٹر کے علاوہ دیگر ساز و سامان بھی ہوا کرتے ہیں اور گارڈ نہ ہونے کی وجہ سے چوری ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اس لیے سیوک سوسائٹی آپ سے التماس کرتی ہے کہ جلد از جلد شہر کی تمام اردو مراٹھی پرائمری اسکولوں میں مقامی سطح کے لوگوں کو گارڈ کی پوسٹ پر سرکاری نوکری دی جائے۔ صدر سیوک سوسائٹی سہیل ماسٹر اور رضوان سیوک نے میونسپل کارپوریشن کمشنر سے تحریری مطالبہ کرتے ہوئے سچن مہالے کو مکتوب دیا۔

مالیگاؤں کے اعجاز بیگ

کانگریس پارٹی میں شامل

مالیگاؤں: (خیال اٹھ) مالیگاؤں کے معروف سیاست داں اعجاز بیگ کل اپنے سینکڑوں ہمدردوں کے ساتھ ممبئی میں کانگریس پارٹی میں شمولیت اختیار کی جہاں کانگریس کے سینئر لیڈر موجود تھے۔ مہاراشٹر کانگریس پارٹی کے بڑے لیڈر نانا پٹول نے اعجاز بیگ اور ان کے ساتھ آئے تمام ساتھیوں کا پر جوش طریقے سے استقبال کیا اور فروری مہینے میں مالیگاؤں کا دورہ کرنے کا عندیہ دیا۔ اس موقع اعجاز بیگ کے علاوہ جمیل کرائقی، فاروق لالہ، الطاف بیگ، تنویر قریشی، شفیق قریشی، مختار امین پان اسٹال اور دیگر افراد شامل تھے۔

سیٹھ صاحب کی صدارت میں ترتیب دیا گیا۔ اس موقع پر خازن انجمن محترم آئین سیٹھ کھٹے والے موجود تھے۔ دیگر مہمانان میں جناب نعیم روشن، جناب ناصر بھائی راکل کیسٹ، سعید بھائی، عبدالرحیم دیپ مالانے بھی طلباء و طالبات کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اور ہر طالب علم کی بھرپور پذیرائی کی اور نقد انعامات سے نوازا۔ ایوبی اشفاق سر نے اول تا آخر یوم جمہوریہ کی مناسبت سے ملک کے دستور، دستور کی سالمیت اور ملک کے آئین اور آئین کے پاسان کے متعلق سیر حاصل گفتگو طلباء و طالبات سے کی۔ پروگرام کے دوران روبو ایج کے نتائج کا بھی اعلان کیا گیا۔ روبو ایج جزل ناچ مقابلہ ہر سال منعقد ہوتا ہے جس میں سویس سے بھی سیکڑوں طلباء سینئر معلم جاوید اختر عبدالعزیز صاحب کی رہنمائی میں شرکت کرتے ہیں۔ روبو ایج کے اس مقابلے کے لیے جاوید سر بھرپور محنت کرتے ہیں۔ اسمال نتائج کے مطابق شہر



ناپاک انعام سویس ہائی اسکول کی ایک طالبہ کو ملا۔ جس کا انعام پروگرام میں طالبہ کو دیا گیا۔ منجانب سویس نے بھی جاوید سر کی کارکردگی سے خوش ہو کر ان کو مبارکباد پیش کی۔ اور نقد روپیوں کا لطف خدمت میں پیش کیا گیا۔ اشفاق ایوبی سر نے بھرپور طریقے سے پروگرام کو کامیابی سے آخر تک چلایا۔ اشفاق سر کے شکر یہ کہ ساتھ یہ پروگرام اختتام تک پہنچا۔

جشن یوم جمہوریہ کے موقع پر مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم پکھریاں میں مولانا مشتاق احمد کے ہاتھوں پر چم کشائی کی گئی!



افصاف کی بات کرتا ہے اسی وجہ سے جب اس قانون کو لکھا گیا تو بھی اسے قبول کیا کسی نے احتجاج نہیں کیا، اور آج ہمارے ملک میں قانون بننے میں تو سبھی لوگ پریشان ہوتے ہیں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ حکمران انصاف قائم کریں اور سبھی لوگوں کا

کانپور (شکریہ الاسلام) 26/ جنوری بروز بدھ صبح دس بجے مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم نورجنگ پکھریاں کانپور دیہات میں 73/ وال جشن یوم جمہوریہ پورے جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا، پرچم کشائی کی گئی اور ایک پروگرام کا انعقاد ہوا جس میں خطاب فرماتے ہوئے مولانا مشتاق احمد قاسمی ناظم مدرسہ نے کہا کہ آج کی تاریخ میں سنہ 1950 کو پہلی مرتبہ اس ملک میں قانون نافذ کیا گیا تھا اور یہ ملک جمہوری ملک قرار پایا اس وقت کے کھان وطن نے واکٹر نجم راؤ امبیڈکر کی قیادت میں اس ملک کا بہت اچھا قانون بنایا جس کو سبھی لوگوں نے قبول کیا اس قانون نے اس ملک میں رہنے والے باشندوں کو مذہبی آزادی دی اور اس ملک میں آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی یہ بہت اچھا ہے اور سبھی لوگوں کے ساتھ

ناگپاڑہ ٹائمز

ایڈیٹر: شکیل احمد انصاری

Editor: Shakeel A. Ansari



ذرا آنکھ میں بھر لو پانی

۲۶ جنوری کو راج پتھ پر ہونے والے پروگرام کا اپنا ایک رتبہ اور وقار ہوتا ہے۔ حکومتیں اس اہم تقریب کے رتبے کا ہمیشہ خیال رکھتی رہی ہیں۔ ملک کی ریاستیں اس موقع پر جھانکیوں کے ذریعے اپنے ملک سے انسیت دکھاتی ہیں اور فوج اپنی طاقت و کرب دکھاتے ہیں۔ اس تقریب کے دوران کوئی بھی ایسا کام نہیں کیا جاتا ہے جو کہ اس کے شایان شان نہ ہو لیکن اب شاید اس عظیم تقریب کے وقار کو بھی ٹھیس پہنچنے جارہی ہے۔ ہندوستان کے بحریہ کے نوجوان آنے والے ۲۶ جنوری کی تقریب میں ایک بانی ووڈ کے آئین گیت 'مونیکا، اوہ وہ مانی ڈارلنگ' جیسے گانے پر تھرکنے جارہے ہیں جو کہ یقیناً یوم جمہوریہ جیسے موقع کے شایان شان قطعاً نہیں ہے۔ اس گیت پر بحریہ کے ریسرسل کا ویڈیو گردش میں ہے۔ ٹویٹر پر اس ویڈیو کے خلاف بے تحاشا ٹویٹ ہو رہے ہیں۔ لوگ اس ویڈیو کے خلاف اظہارِ افسوس کر رہے ہیں۔ فلم میں یہ گیت ایک کپیرا ڈانسر کے کردار پر فلمایا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے موقع پر ہندی فلموں کے گیتوں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے لیکن ان گیتوں کے انتخاب میں یوم جمہوریہ اور یوم آزادی کے رتبے، وقار، نیز وطن سے محبت کے عنصر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ میرے دلش کی دھرتی سونا اگلے، اگلے ہیرے موتی جیسے گیت اس موقع پر گائے جاتے ہیں۔ اور عوام کی ملک سے انسیت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے کئی گیت حب الوطنی سے لبریز ہیں اور اس کی موسیقی دلوں میں وطن سے محبت کے تار چھیڑتی ہے اور ہر نسل اس سے ملک کی اہمیت کو گنگنائی ہے جبکہ 'مونیکا اوہ وہ مانی ڈارلنگ' کسی کلب، شراب خانے، جوئے کے اڈے، پب یا قفس و سرود کی محفلوں کیلئے موزوں ہے۔ جلیان والا باغ پر لیزر لائٹ شو بھی دکھدے گیا ملک کے عوام کو اور اب 'واریموریل' پر بھی لیزر لائٹ شو ہوگا۔ ہم طے نہیں کر پارے ہیں کہ یہ خوشی کی بات ہے یا افسوس کی۔ بحریہ کے نوجوانوں کا بندوق لے کر تھرکنا فوج کے کردار پر زبیر نہیں دیتا۔ اس قسم کے پروگرام کے آرگنائزرنے کس کی ہدایت پر فوجیوں کو اس میوزک پر تھرکنے پر مجبور کیا۔ کیا وہ ۲۰۱۴ء کے بعد کی آزادی والے ہیں؟ حکومت کا منشا اس طرح نہیں ہو سکتا کیونکہ حکومت کو اپنی فوج کے رتبے کا خیال ہے۔ ایک طرف فوجیوں کیلئے عوام سے ان کے نام کے دیپ جلوائے اور دوسری طرف امر جواں جیوتی بھادی گئی جس پر اپوزیشن کو ٹویٹر پر احتجاج نہیں، امر جواں جیوتی کے روبرو ہونا چاہئے۔ رابل گاندھی کے ٹویٹر پر ٹویٹ کرنے سے اپوزیشن مضبوط نہیں ہوگی۔ بڑے سے بڑا مسئلہ اور چھوٹی سی چھوٹی بات ٹویٹر پر ٹویٹ کرنے سے حل نہیں ہوگی۔ رابل گاندھی اگر احتجاج کرتے انڈیا گیٹ پر بیٹھ کر پھر جن گیتوں سے انسیت میں آنکھ بھرائی جواہر لال نہرو کی، پھر اس بلبل ہندو مت کی آواز دیش میں دوبارہ گونجتی سنائی دیتی، اسے میرے وطن کے لوگوں ذرا آنکھ میں بھر لو پانی۔

عائشہ صدیقہ کی ڈپلومہ آف فارمیسی میں نمایاں کامیابی اور جسٹیشن ملنے پر دلی مبارک باد و استقبال، شہر میں خوشی کی لہر، مبارکبادی کا سلسلہ جاری



کانپور: 27 جنوری (محمد احسان سر) نہایت ہی خوش اعزاز و افتخار کی بات ہے کہ شہر کا پورے مسلم پچیس اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا پنا والدین و شہر کا نام روشن کر رہی ہیں حال ہی میں ڈاکٹر راجیو رگو ڈے کالج آف فارمیسی کانپور سے عائشہ صدیقہ عارف خان کو ڈپلومہ آف فارمیسی میں نمایاں کامیابی ملنے اور رجسٹریشن سند حاصل ہونے واپنا والدین و خاندان و شہر کا نام روشن کرنے پر شہر و اطراف سے رشتہ دار مسلم و غیر مسلم دوست و احباب خاص و عام نے بچی و والدین کو دولت کدے پر جاکر گلستے دے کر استقبال و مبارکباد پیش کی اور روشن مستقبل کے لئے دعائیں دے کر نیک خواہشات و نیک تمنائوں کا اظہار کر بچی کی حوصلہ افزائی کی اور والدین کی ستائش و سہرائی کی۔ موصوف عارف خان جو حال میں مولانا آزاد اردو ہائی اسکول کانپور میں تحشیث غیر تدریسی ملازم اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں آپ کی ہونہار بچی کے کامیابی پر آپ کی سہرائی کی اور آپ کے اس قابل ستائش قدم پر مبارکباد پیش کی۔ عائشہ صدیقہ نے کہا کہ میری کامیابی

کا سہرا اپنے والدین و استاذ تہذیب کا ہوتا ہے ان کی بے پناہ محنتوں و دعاؤں محنت و توجہات کا ثمرہ ہے۔ میں آج اس مقام پر پہنچی ہوں اور مزید کہا کہ میں قوم و ملت و معاشرے کے لئے خدمت کے جذبے سے کام کروں گی اور کہا کہ والدین کی اجازت سے مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہوں گی۔ عائشہ صدیقہ کی کامیابی پر نائب صدر بلدیہ الحاج رشید خاں جمدار، رئیس خاں جمدار، آصف خان افسر خان، کن پائل، پون گروڈ، پڑاپائل، ساجد خان، واجد خان، نصیر خان خلیل خان، شیخ شہیر شیخ بشیر، شیخ یونس داوا، فیروز خلیل، محمد احسان سر، عابد خان سر، سمیر خان سر، مولانا آزاد اردو ہائی اسکول اسٹاف و ریڈ۔ اے۔ اردو ہائی اسکول و کالج اسٹاف کانپور و دیگر نے دلی مبارک باد نیک خواہشات و دعاؤں سے نوازا۔

روس یوکرین تنازع میں شدت دنیا کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے: ماہرین

اور بین الاقوامی معاملات میں اس posturing کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مسئلے کے حل کے لیے مذاکرات کا ایک ماحول پیدا کیا جائے۔

ڈاکٹر زبیر اقبال سمجھتے ہیں کہ یہ فوجی مسئلہ نہیں بنے گا۔ کیونکہ کسی فوجی تصادم کے نتائج کسی بھی فریق کے لیے اچھے نہیں ہوں گے۔ لیکن اگر نوبت تعزیرات تک پہنچی اور امریکہ اور مغربی اتحاد اور روس نے تعزیرات اور جوابی تعزیرات کا سلسلہ شروع کر دیا تو روس کو تو مشکلات ہوں گی ہی، مگر یورپ بھی مشکلات سے بچ نہیں سکے گا۔ ان اسباب کی بنا پر وہ سمجھتے ہیں کہ یورپ میں اتنی ہمتی نہیں ہے جتنی سمجھی جاتی ہے۔ خاص طور سے جرمنی اور یورپ کے بعض چھوٹے ممالک روس سے تعلقات ٹھیک رکھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ نہ صرف وہ ابھی گیس اور ایندھن کی ضروریات کے لیے بڑی حد تک روس پر انحصار کرتے ہیں، بلکہ وہ یورپ میں کوئی طویل المدت تصادم اپنے حق میں بہتر نہیں سمجھتے۔ ڈاکٹر زبیر نے کہا کہ اسی لیے وہ سمجھتے ہیں کہ تعزیرات کو مذاکرات کے دوران ایک حربے کے طور پر استعمال کیا جائے گا جب کہ اصل مقصد مذاکرات اور ان میں اپنا موقف منوانا ہوگا اور اس کے لیے ایک جانب روس اور دوسری جانب مغربی اتحاد کو کسی نہ کسی حد تک سمجھوتے پر رضامند ہونا پڑے گا۔ یورپی معیشت دنیا کی ایک تہائی معیشت ہے اور اگر یورپ میں معیشت عدم استحکام کا شکار ہوتی ہے تو عالمی معیشت پر اس کے سنگین اثرات پڑ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر زبیر اقبال کا کہنا تھا کہ اگر ایسی صورت حال بنی تو بعض عالمی مالیاتی اداروں کے غیر رسمی تخمینوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ عالمی معاشی پیداوار میں کوئی دو فیصد کمی ہو سکتی ہے۔

اس تصادم میں چین کا رول کیا ہوگا؟ وہ کس کا ساتھ دے گا؟ ڈاکٹر زبیر اقبال کا کہنا تھا کہ چین کی زیادہ تر برآمدات کا انحصار امریکہ اور یورپ پر ہے اس لیے وہ دیر تک غیر جانبدار نہیں رہ سکتا۔

گویا یہ ایک ایسا تنازع ہے جس نے اگر زیادہ شدت اختیار کی تو یہ کسی بھی فریق کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ اس لیے کوشش یہی ہوگی کہ اس تنازع کا سفارتی حل نکال لیا جائے۔

کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس معاملے میں اگر روسی کارروائیوں کے جواب



میں امریکہ اور اس کے مغربی اتحادیوں نے روس اور اس کی قیادت پر تعزیرات عائد کیں اور پھر روس نے بھی اس پر اپنے رد عمل کا اظہار کیا تو روس اور خاص طور پر یورپ کے لیے بہت سی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ کیونکہ یورپ، روس کی گیس اور پٹرولیم پر کافی حد تک انحصار کرتا ہے، اور روس نے ابھی سے اپنی گیس کی ترسیل پر کنٹرول کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کے سبب یورپ میں گیس کی قیمتوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اب اگر روس یورپ کے لیے اپنی گیس پوری طرح سے بند کر دے تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کیا حالت ہوگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی روس کو بھی نتائج بھگتنے پڑیں گے، کیونکہ اگر یورپ کا بڑی حد تک انحصار روسی گیس اور ایندھن کی درآمد پر ہے تو روسی معیشت کا بھی کسی حد تک انحصار اس گیس اور ایندھن کی فروخت سے ہونے والی آمدنی پر ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دونوں جانب سے ہونے والی posturing یاد یا جانے والا تاثر، معاملات کو کس حد تک لے جاسکتا ہے،

روں کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ پوری طرح سے متحد ہے البتہ جرمنی

کے کچھ مسائل ہیں۔ لیکن اظہار کوئی بڑی بات نظر نہیں آتی۔ چین انتظار کرو اور دیکھو کہ پالیسی پر عمل کرے گا اور انتظار کرے گا کہ امریکہ اور اس کے اتحادی کس حد تک جاسکتے ہیں کیونکہ اس کے بھی اپنے عزائم ہیں، مگر ابھی وہ اس حد تک جارحیت کے قریب بھی نہیں ہے۔ جہاں ان کے کہنے کے مطابق روسی پہنچ گئے ہیں۔ اس سب کا آخری نتیجہ کیا نکلے گا؟ ابھی اس کا اندازہ خود فریقوں کو بھی نہیں ہے۔ بین الاقوامی امور پر نظر رکھنے والے ماہرین کا خیال ہے کہ ابھی تمام فریقوں کی اہلی قیادتوں کو بھی اندازہ نہیں ہے کہ یہ معاملہ کہاں جا کر رکے گا۔ ڈاکٹر زبیر اقبال کا وائس آف امریکہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا تھا کہ اس وقت دونوں فریق ایک دوسرے سے گیم کھیل رہے ہیں۔ یعنی یہ تاثر دے رہے ہیں کہ وہ اپنے موقف سے پیچھے کسی صورت نہیں ہٹیں گے۔ اور بین الاقوامی سیاست میں یہ کھیل عام ہے۔ جس سے فریقین اپنے موقف کے لیے زیادہ سے زیادہ حمایت حاصل کرنے کی

واشنگٹن ڈی سی: یوکرین کے مسئلے پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں اور روس کے درمیان پیدا ہونے والا تنازع روز بروز شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یوکرین کی سرحد کے قریب بھاری تعداد میں روسی افواج کی موجودگی، جواب میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے روس اور اس کے صدر کے خلاف اقتصادی تعزیرات عائد کرنے کا اعلان اور امریکہ کی جانب سے آٹھ ہزار سے زیادہ فوجیوں کو الٹا رکھنے کا فیصلہ ان خدشات میں اضافہ کر رہا ہے کہ اگر بات بڑھتی ہے تو یہ پوری دنیا کے لیے خطرناک ہوگا۔ یہ تنازع کہاں جا کر اور کیسے ختم ہوگا؟ اس بارے میں ماہرین جتنی طور پر کچھ کہنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تاہم وہ یہ ضرور کہہ رہے ہیں کہ تمام فریق اپنے اپنے موقف پر مضبوطی سے جتے ہوئے ہیں اور آگے آنے والے دنوں میں اس مسئلے پر مزید بات چیت ہوتی ہے تو اس کے لیے اپنی اپنی پوزیشن کو مستحکم بنا رہے ہیں۔ سینیٹر ولیم براؤن، ایک تھک ٹینک ووڈ روڈس انٹرنیشنل سینٹر سے وابستہ اسکالر ہیں۔ وائس آف امریکہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ بڑا پیچیدہ ہے اور ایسی کوئی صورت حال اس سے پہلے بھی پیدا نہیں ہوئی تھی صورت حال اب پیدا ہو رہی ہے، بقول ان کے، روس نے کچھ ایسا انداز اختیار کرنا شروع کر دیا ہے جیسے وہ پھر سے سوویت یونین بن گیا ہو۔ وہ دوسرے ملکوں پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتا ہے، اور یورپ میں دوسری جنگ عظیم کے بعد سے اب تک ایسا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ خیال رہے کہ روس اس بات کی بار بار تردید کر چکا ہے کہ وہ یوکرین پر حملے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے۔ یا اس کے خلاف اس کے کوئی جارحانہ عزائم ہیں۔ سینیٹر براؤن نے کہا کہ روس مغرب سے اس وعدے کا مطالبہ بھی کر رہا ہے کہ یوکرین کو بھی بھی نیو اتحاد میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی خود مختار ملک پر کوئی دوسرا ملک اپنی مرضی مسلط کر دے۔ اور مغربی اتحادی رجحان کو روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بحران آنے والے دنوں میں اور زیادہ سنگین نوعیت اختیار کرے گا۔ لیکن یہ کہ ان کے خیال میں کسی جنگ کے امکانات نہیں ہیں۔ اس تنازع میں سے یورپ کے

یوگنڈا: ہاتھی کے حملے میں سعودی سیاح ہلاک

افریقہ کے ملک یوگنڈا میں ایک ہاتھی نے حملہ کر کے سعودی سیاح کو موت کی نیند سلا دیا۔ یہ واقعہ ملک کے شمال مغرب میں واقع نیوشیل پارک میں پیش آیا۔ مذکورہ سعودی سیاح امین سید الشاہانی اپنے تین دوستوں کے ہمراہ دیگر سیاحوں کے ساتھ سفاری ٹور کی وین میں سوار تھا۔ راستے میں ایک مقام پر چند منٹ آرام کے لیے گاڑی کو روکا گیا تو امین اور اس کے تینوں دوست وہاں بیچے اتر گئے۔ مذکورہ پارک کے مگرال Edson Nuwamanya کے مطابق امین کو اس مقام پر ایک ہاتھی اور شیر خوار ہاتھی نظر آیا۔

مہاتیر محمد کی طبیعت میں بہتری آگئی: بیٹی مرینا

ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم مہاتیر محمد کی طبیعت میں بہتری آگئی۔ مہاتیر محمد کی بیٹی مرینا مہاتیر کا کہنا ہے کہ طبیعت بہتر ہونے پر مہاتیر محمد کو وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا ہے۔ مہاتیر محمد کو گذشتہ ہفتے اسپتال کے امراض قلب کے یونٹ میں داخل کیا گیا تھا، 8 جنوری کو مہاتیر محمد نے الیٹو میڈیکل پروسیجر کروایا تھا۔ خیال رہے کہ 96 سالہ مہاتیر محمد دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔

اسرائیل کے ساتھ تعاون کو تیار ہیں: ترک صدر طیب اردگان

استنبول: ترکی کی کوشش کہ وہ خلیج اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ تعاون بڑھائے۔ اسی تناظر

میں ترک صدر رجب طیب اردوآن نے بالخصوص متحدہ عرب امارات اور اسرائیل کے ساتھ قریبی اور دوستانہ تعلقات کو انتہائی اہم قرار دیا ہے۔ رجب طیب اردوآن نے ملکی نشریاتی ادارے این ٹی وی سے گفتگو میں کہا ہے کہ اسرائیلی صدر آنرک بیردگ آئندہ ماہ ترکی کا دورہ کریں، جو دونوں ممالک کے مابین تعلقات کے ایک نئے باب کا آغاز ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ حکومت اسرائیل کے ساتھ مختلف شعبہ جات بالخصوص قدرتی گیس کی تجارت میں تعاون کے لیے مکمل طور پر تیار ہے۔ ترکی نے مارچ 2019 میں اسرائیل کو بطور ریاست تسلیم کیا تھا اور یوں وہ پہلا اسلامی ملک بن گیا تھا، جس نے اس یہودی ریاست کی خود مختاری اور سالمیت کے دفاع کی بات کی تھی۔ ان دونوں ممالک کے



بجیرہ روم سے یورپ آنے والی اسرائیلی قدرتی گیس کی تجارت کے حوالے سے انقرہ کا یونان اور قبرص سے سخت مقابلہ ہے، اس لیے اسرائیل نے اپنی خارجہ پالیسی میں چلک پیدا کی ہے۔

سرگرمیاں

مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہیں: مولانا رضوان



عبداللہ مالک، مولانا سلمان، مولانا عادل، مفتی مشتاق، حافظ ابوبکر، حافظ کلام، حافظ عبداللہ، حافظ نور محمد، حافظ مرغوب، عبدالرزاق بھائی نیز اس پروگرام کی نظامت سابق مدرس زبیر سر نے انجام دیے جبکہ مدرسہ کے سرگرم رکن سہیل انجم، سر، سراج، اصحف، انصاری، لقمان انصاری، مالک والے کے علاوہ کثیر تعداد میں خواتین و حضرات شریک ہوئے۔ اول انعام رائیل امجد، عبداللہ رحمت، نسرین غیاث الدین، اسد عمران، احمد رضا عقیل، جب کہ دوسرا انعام رائیل انجم، سفیان عبدالجباری، ازل، اعظم، انش جید تیسرا انعام انیس افروز، عائشہ قرانی، نعیم الدین، ذیشان، اسماعیل، فردوس غیاث قرار پائے۔

مبئی میں ”ہم“ فیسٹ کے ذریعہ منعقدہ ”ہم سخن جشن چراغاں“ کامیابی سے ہمکنار



مبئی: (نامہ نگار) گزشتہ دنوں ہم فیسٹ کے زیر اہتمام ۲۰ ٹونیٹی ڈان ٹانڈن ٹیکنو لوجیز ایروسنیم بلاڈنگ دوسری منزل چرچ گیٹ مبئی میں ”ہم سخن جشن چراغاں“ کے عنوان سے ایک پروگرام کا انعقاد ہوا۔ اس محفل میں مخصوص صلاحیتوں کے ساتھ سامعین کا استقبال کیا گیا۔ مہمان خصوصی کے طور پر آئی۔ بی۔ ایس آفیسر انوپ کمار سنگھ اے ڈی جی ایڈمن مبئی نے دوران خطاب کہا کہ میری زندگی کی سہری اور یادگار شام ہے۔ اس محفل میں خوبصورت اور منفرد اشعار سننے کو ملے لشکریر بلڈر کے اسلم لشکریر اور سابق جج بھی مہمان اعزازی کے ساتھ ساتھ فلمی اداکارہ نہار یکارائے زارہ، راجو بلوئی، اقبال مرچنٹ، شاعرے کرام بین بین الاقوامی شہرت یافتہ شاعر اور فلمی نقاد نگار اے۔ ایم۔ طراز بخشش آفریدی، انجمن ساگری، ریحان صبیون کے علاوہ مالوی ماہوڑ نے بھی اپنے کلام بلاغت

سے عوام کو محفوظ کیا۔ زہرہ قرار نے بہت سادگی سے بہت عمدہ اور کلام سنا کر سب کو متوجہ کے ساتھ داد دینے پر مجبور کیا سبھی نے اپنے بہترین کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ راجیش کوشاری (آئی آر ایس آفیسر، ایڈیشنل کمشنر، جی ایس ٹی اینڈ سسٹم) صاحب بھی محفل میں جلوہ افروز رہے۔ نظامت کے فرائض نظر بکجوری نے انجام دیے۔ ۲۰ ڈان ڈانوں

مبئی: (نامہ نگار) مسلم اکثریتی علاقہ ملاڈ کے مالونی میں اقرا ایجوکیشنل سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے مدرسے اقرا کا اولین سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کا پروگرام منعقد کیا گیا جس کی صدارت مولانا رضوان ندوی نے کرتے ہوئے کہا کہ مدارس دینیہ اسلام کے قلعے ہوتے ہیں۔ تمام انعام یافتگان بچوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ لوگ دین و اسلام کے دائمی بن کر اسلام کی روشنی گھر گھر پہنچانے کا کام کریں گے۔ ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کو ختم کرنے کے لئے آپ لوگوں کو ابھی سے کمر بستہ ہونے کی ضرورت ہے۔ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا الیاس مدنی، مولانا محمد مولانا

ادب آداب سے

(محمود الحق)

نام معاشرے میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ دنیا میں آنکھ کھولنے کے بعد پہلا کام نام کا چناؤ ہوتا ہے۔ کہانیاں ہوں یا کہتا ہوں، ڈرامے ہوں یا فلم موضوع کے اعتبار سے نام رکھے جاتے ہیں۔ ساتھ میں اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ پڑھنے والے یا دیکھنے والے ٹائٹل سے کچھ چلے آئیں۔ کبھی کبھار عنوان زندگی میں پائی جانے والی حقیقتوں سے اخذ کئے جاتے ہیں۔ جیسے کبھی خوشی غم۔

کہیں آپ یہ تو نہیں سمجھ رہے کہ میں نے کسی جانی پہچانی فلم کا نام لکھ دیا ہے۔ لیکن یہاں تو بات صرف عنوان سے منسوب ہے۔ اگر فلم کا ہی نام دینا ہوتا تو جبراً بلدیہ، جبراً سائیں، وحشی جٹ یا گجر سے کام چلا سکتا تھا۔ لیکن میں اپنے دئے عنوان کی خودی لٹی کر دیتا۔ اور ادب بے ادبی میں بدل جاتا۔ ادب سے جن کا گہرا تعلق ہوتا ہے وہ ادب کہلاتے ہیں، مگر مولانا جٹ فلم میں بھی ادیبوں نے انہم کردار دیا۔ آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ایسی کتنی فلموں سے ادیبوں کا دور دراز دیک کا واسطہ نہیں تو پھر اتنا بڑا الزام کیوں لگا۔ پریشان نہ ہوں مشکل حل کئے دیتے ہیں۔ ان میں ایک لکھنے والا ادیب تھا اور ایک وٹن ادیب۔

اب ان ادیبوں کا ذکر کیا کروں کہ جن کا ادب سے کوئی تعلق ہی نہ ہو۔ لیکن میں بحیثیت انسان بے ادبی کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لوگ مجھے بھی بے ادب کہتے ہوں گے کہ میں نے اصول و ضوابط کی بے اصولی میں ادب کا اظہار نہیں کیا۔ آج میرا موضوع وہ ادیب ہیں جن کی جمع ادب ہے۔ جس طرح غریب کی غرباء، امیر کی امراء، غریب غربت کا مارا، امیر امارت کا دلدادہ۔ اور ادیب ادب کا گہوارہ بنے رہنے میں خوش باش رہتا ہے۔ جس شخص کے پاس بال کھانے کے لئے وقت نہ ہو۔ اسے شاعر یا ادیب کہنا عام رواج ہے۔ لیکن حقیقت میں اگر محبوب پرایا ہو تو کیا۔ زلف و راز اپنی کیوں نہ ہو۔ میرے بار بار ادیب کہنے سے کہیں ادیبائیں ناراض نہ ہوں

کہ وہ وقت گزر گیا جب ادیبوں شاعروں میں صرف غالب، مومن، حالی، میر تقی میر، میر درد، علامہ اقبال اور نثر میں جن کے نام آپ جانتے ہیں سمجھ لیں۔ طوطی بولتا تھا۔

اب زمانہ نیا ہے ادب پرانا کیسے بھرا کر پائے گا۔ اب صرف ادیب نہیں ادباء کہلائیں گے۔ کہنے سننے میں یہ آتا ہے کہ اس صف میں اگر آپ شامل ہونا چاہتے ہیں تو ان ادباء کو بار بار پڑھیں۔ لیکن پڑھیں کیسے سب ہی ایک دوسرے سے جدا رنگ میں رنگے ہیں۔ محبوب ایک بے نظرتی میں اقتدا ہے۔ تو پھر کیوں نہ محبت کی بجائے محبوب کو ہی اپنا بنانے میں سر دھڑ کی بازی لگائی جائے۔ جب محبت ہی نہ ہو تو پھر محبوب کا چاہے آدھا دھڑ چھلکا کا ہو چلے گا۔ محبوب کے ذکر میں یہ خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ خود و خال اور ادائیں کہیں وجاہت عاشقانہ نہ ہوں۔ پڑھنے والا کبھی عاشق تو کبھی خود ہی محبوب سمجھ کر شرماتا رہے۔ اب ظاہر ہے ایسے ادب کی تخلیق کسی اصول و ضابطے کے بغیر تو بغیر دھڑ کے سرکس چھچھو ہوگی۔

اب اگر کوئی مجھے ادیب و شاعر سمجھتی ہے۔ پہلا خیال یقیناً مولانا جٹ سے ذہن میں آئے گا کہ ایک بے ادب کا ادیب کا اضافہ جو قائدے قانون کی خلاف ورزی میں محبوب کے ساتھ ساتھ محبت کے رنگ تو س و قزح کی بھی چمکیں بڑھا رہا ہے۔ بغیر استاد کے ہی تخلیق ادب کی بے ادبی کب تک برداشت ہوگی۔

یاد ادب بال نصیب، بے ادب نصیب تو سن رکھا ہے۔ اب کہیں یار لوگ نصیب کی جگہ ادیب نہ پڑھنے بیٹھ جائیں۔ پریشانی تو پہلے بھی کم نہیں ہے۔

شاعری میں ترکیب کلام زبان نے پریشان کر دیا تو نے لکھنے سے ہی زمانہ حیران کر دیا سوچنے پر مجبور شاعر شعور انسان کر دیا مل جانفشی سے پیراستہ شعور مسلمان کر دیا صدیوں کے شاہ صدا کو رم داستان کر دیا صدیوں کے شاہ لکڑ کو کم قرآن کر دیا

اگر محبوب قلب محبت میں ہے کسی خود و خال کے بغیر۔ تو اس کی تعریف و توصیف میں اصول و ضوابط کی پابندی کیوں اختیار کی جائے۔ جو تصور خیال قلب کی حدود و قیود میں خود نہیں تو کاغذ پہ پھیل کر ساکن و متحرک گردان الفاظ میں کیسے ڈھلے۔ جو محبت متحرک تحریک ہو وہ خیال ساکن حروف میں کیسے سموئے۔ اب ایسے میں علم ریاضی غلطی ہو گئی عروضی کے فارمولے پر کیسے بنایا جائے۔

اگر ہندوں اور جنگلی جانوروں کو تفریح طبع کے لئے بچوں کے ہمراہ تماشا دیکھنا ہو تو چڑیا گھر کا رخ کیا جاتا ہے۔ نہایت نظم و ضبط اور قائدے قانون کا احترام کرتے پرندے اور چوہائے کھانے کے آداب سے سلیقہ شعاری میں بسر کرتے زندگی۔ مگر وہ ان کا اصل حسن نہیں۔ حسن ان کی آزادی میں ہے۔ جنگلوں پہاڑوں میں۔ جہاں آبشاریں بہتی ہوں۔ ندیاں گنگنائی ہوں۔ درختوں کی سرسراہٹ میں پرندے گاتے ہوں۔ کوس و کوس دھڑانے کی آوازیں انہیں ترنم تو دوسروں کو خوف میں مبتلا کر دیتی ہوں۔

مگر ادب آداب والے قید پند کے جاتے ہیں۔ کھلے وحشی بے ادب نہیں۔ جو ہمارے طے شدہ قائدے قانون میں ہمارے لئے خطرہ کا سبب ہوں۔ ابھی تفریح جس میں ہمارا نقصان زیادہ فائدہ کم ہو۔ اسے اپنانے کا کیا فائدہ۔ ایک باریک چھڑی کے اشارے پر جنگل کا بادشاہ سرکس میں میزوں پر چڑھتا ہوا تماشاخیوں کو احترام سے بھر پور مجسمہ ادب نظر آتا ہے۔ غرانے کی بے ادبی کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ چند سیکنڈ میں ڈھیر کرنے والے بہادر چار اطراف پھیلے قائدے قانون سے بٹنے کی اجازت نہیں دیتے۔

شاہی سرپرستی میں بڑے ناموں نے غالب جیسے شیر ادب کو بڑھا یا میں بھی کٹے کھیلنے پر مجبور رکھا۔ بے ادب تو حالات کا شکار ہو سکتا ہے۔ مگر ادب نہیں۔

■ ■ ■

قطعات

سورج نے دن کا آدھا سفر طے کیا مگر سوئی ہے اپنی قوم ابھی تک لحاف میں اب کے اگر نہ جاگے تو پھر اٹھ نہ پائیں گے دشمن کی ساری فوجیں کھڑی ہیں خلاف میں کبھی تو خواب کی دنیا سے باہر آ کے دیکھا کر حقیقت کے مناظر سے ذرا آنکھوں کو سہینکا کر ترے ہاتھوں کا یار نہ بڑا ہے پتھروں سے تو مکاں شیشے کا ہے تیرا کبھی اُس پر بھی پھینکا کر پتھر میں سوچو کیسے پودا لگایا جائے بھاگے ہوئے کو پھر سے کیسے بھگایا جائے گر سو رہا ہو کوئی تو اُس کو ہم جگا دیں جاگے ہوئے کو آخر کیسے جگایا جائے

ڈاکٹر محمد کلیم ضیا

سابق صدر شعبہ ادرو، اسماعیل یوسف کالج، جوگیشوری، ممبئی۔

آئیڈیا ممبئی کا کامیاب شو



26 جنوری 2022 بروز بدھ کی شام میسور ایسوسی ایشن مانوگا میں آئیڈیا ممبئی اور دیگر سرگرمی نیاں (دہلی) نے اپنے دو خوبصورت ڈراموں کے رنگ سے جشن یوم جمہوریہ کا رنگ مزید نکھار دیا۔ آزادی کا امرت مہنتو

جب پورے ہندوستان میں رنگ رنگ تفریحی پروگرام ہو رہے ہیں ایسے وقت میں بہت سنجیدہ ڈرامے جو اس کا بیک گراؤ نہ بھی بتاتے ہیں اور عوام کو اس سے رہبر بھی کرتے ہیں۔ قومی اعزاز یافتہ ادیب قاضی مشتاق احمد صاحب کا تحریر کردہ ڈرامہ "میں لوک مانیتھ تک ہوں۔۔۔ آزادی لیکر رہوگا" پیش کیا گیا جس میں ملک کے انگریزوں کے اختلاف کی بہت خوبصورت منظر کشی کی گئی تھی۔ ہندوستانیوں کے سب سے بڑے دشمن تو انگریز رہے ہیں اور ملک کا ان سے دیوانہ وار مقابلہ اس ڈرامے کی جان ہے۔ ملک کے مرکزی کردار میں انجس پارکھ اپنے بہترین پرفارمنس کی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔ اور دوسرا ڈرامہ محمد صادق انصاری صاحب کا تحریر کردہ "منگل پانڈے" پیش کیا گیا۔۔۔ یہ منگل پانڈے کا پریمیرو شوتا۔ منگل پانڈے تاریخ کا وہ اہم کردار ہے جس نے انگریز فوج میں سب سے پہلے بغاوت کی تھی اور بدلے میں اسے شہادت کا جام نوش کیا تھا۔ تاریخ میں جتنا مواد مل سکتا تھا اس سے صادق انصاری نے بھر پور فائدہ اٹھایا اور ایک گھنٹے کے ڈرامے کو ایک الگ طرح کی شکل دے دی۔ ایک گھنٹے کے اس ڈرامے میں شائقین کی گردن بھی نہیں ہلٹی ایک بہت زبردست پیغام کے ساتھ اس ڈرامے آج پڑھلایا گیا۔ دونوں ہی ڈراموں کی شاندار ہدایت کاری آج کی نہایت ہی معروف و مقبول شخصیت، لکاک بک ریکارڈ ہولڈر اور آئیڈیا ممبئی کے روح رواں مجیب خان صاحب نے کی تھی۔۔۔ بالخصوص منگل پانڈے کی ہدایت کاری میں انھوں نے اپنا کمال دکھایا۔۔۔ روایتی انداز کے ساتھ ساتھ ایک پیری مینٹل مووینٹ سے انھوں نے ڈرامے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیئے۔ مجیب خان کی ہدایت کاری کا دنیا معترف ہے اور اس ڈرامے میں تو وہ ہدایت کاری کے میدان کو چھوٹے نظر آتے ہیں جسے دیکھ کر ناظرین عجب شرمش کرنے لگے۔۔۔

تمام آرٹسٹ اور ان کی جھنڈوں اور پرفارمنس کو بھی خوب خوب سراہا گیا۔۔۔ دونوں ہی اسکرپٹ کی اور مصنفین کی خوب پذیرائی کی گئی۔۔۔ اور اس طرح کے ڈراموں کو بار بار پیش کرنے کی درخواست کی گئی تاکہ موجودہ اور ہماری آنے والی نسلیں کو یہ آسانی سے یاد کر لیا جاسکے کہ ہمیں آزادی نہ تو آسانی سے ملی اور نہ ہی جیکب میں ملی۔۔۔ آخر میں مجیب خان صاحب نے تمام حاضرین کو اور اہل وطن کو یوم جمہوریہ کی مبارک باد پیش کی اور ڈراموں کی گرم جوشی سے پذیرائی کے لئے شکریہ بھی ادا کیا۔

تعلقات ہندو عرب تاریخ کیا کہتی ہے

اسلامی سلطنت سے بہت پہلے اسلامی تمدن یہاں کے لوگوں میں اپنی محبوبیت کا تخت بچھا چکا تھا

تحریر: مفتی محمد طفیل قادری القاسمی

اسلام کے اولین علم بردار عرب تھے اور ہندوستان کو اسلام سے صدیوں پہلے سے جانتے تھے۔ اس لئے ہندوستان عرب مسلمانوں کے لئے اجنبی ملک نہ تھا اور انہوں نے ہجرت نبوی کے بیس سال بعد ہی ہندوستان آنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے اور البرٹ نے بھی اپنی "ہسٹری آف انڈیا" میں تسلیم کیا ہے کہ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں پہلا اسلامی بیڑہ بحر ہند میں نمودار ہوا۔ اس بیڑے کی منزل مقصود ہندو گاہ تھی۔ اسی زمانے میں اور بھی بحری مہمیں بھی بھڑوچ اور ڈھابیل آئی تھیں۔ مگر جن قاسم سندھ کو آٹھویں صدی عیسوی میں فتح کیا لیکن مسلمان تاجر سندھ سے بہت پہلے ساتویں صدی عیسوی کے اواخر میں ہی جنوبی ہند پہنچے اور یہاں پر اپنی آبادیاں قائم کر چکے تھے ملبار میں میں مولانا انبی عرب مسلمانوں کی یادگار سب تک قائم ہے اس طرح کون کان یونانی اور اس کو رین میں لین بھی قدیم عرب مسلمانوں کی اولاد سمجھے جاتے تھے خود ان لوگوں کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ اموی خلافت کا مشہور و معروف گورنر حجاج بن یوسف جو سن ۳۳ھ میں فوت ہوا ہے بڑا ہی سفاک تھا۔ اسی کے مظالم سے بنی ہاشم کے کچھ لوگ عرب سے بھاگ کر جنوبی ہند میں آ کر پناہ گزین ہوئے۔ انہیں کی نسل سے نیواختی اور لین وجود میں آئے ہندوستان کے جنوبی جزائر مالدیپ اور سنگاپور وغیرہ میں اور بھی بہت پہلے سے عرب مسلمانوں کی آمد و رفت تھی۔ ان میں بہتر مقامی عورتوں سے شادی بیاہ کر کے آباد بھی ہو جاتے تھے۔ دراصل یہی تاجر سندھ پر مسلمانوں کے حملے کا بالواسطہ سبب بنے۔ بلا ذری نے اور فوج البلدان میں تصریح کی ہے کہ انکا میں آباد مسلمانوں کی کچھ تہذیب لڑکیاں وہاں کے راجے حجاج بن یوسف کے پاس بھیجیں لیکن کچھ بحری قزاقوں نے لڑکیوں پر قبضہ کر لیا۔ حجاج بن یوسف نے سندھ کے راجے سے لڑکیوں کی واپسی کا مطالبہ

کیا۔ راجہ نے قزاقوں کے مقابلے میں اپنی بے بسی ظاہر کی۔ اس پر حجاج بن یوسف نے اپنے رشتہ دار محمد بن قاسم کو سندھ کی مہم پر روانہ کر دیا۔ جنوبی ہند میں اسلامی تمدن کو اس قدر سرخرو حاصل ہو گیا تھا کہ نویں صدی کے اوائل میں ہی ملبار کے "خیرامیرول" خاندان کا آخری راجہ مسلمان ہو گیا۔ اس کا نام عبدالرحمن ساموری رکھا گیا اور وہ تخت و تاج چھوڑ کر عرب ہجرت کر گیا۔ کالی کٹ کے ساموری راجہ کو ای مسلمان ہونے والے راجہ کا نائب سمجھا جاتا تھا اور اس کی تاج پوشی مولانا مسلمان کے ہاتھوں سے ہوئی، اسی قدر نہیں یہ رواج بھی برابر ہا کر شراکوں کے راجہ تخت نشینی کے وقت جب تلوار ہاتھ میں لیتے تو کہتے "میں اس تلوار کی اس وقت تک ضرور حفاظت کروں گا جب تک چچا واپس نہ آجائیں جو کہ چلے گئے ہیں" یہ واقعات ڈاکٹر تارا چند نے تاریخی حوالوں کے ساتھ اپنی کتاب "دی ایڈونٹ آف مسکنس ان انڈیا" میں بڑی تفصیل سے لکھے ہیں اس تفصیل سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اسلامی تمدن مسلمان تاجروں کے ساتھ سب سے پہلے ہندوستان کے جزائر مالدیپ اور سنگاپور وغیرہ میں اور جنوبی ہند کے دوسرے ساحلی علاقوں میں پھیل گیا اور جب عرب تاجر سلیمان بن ۳۳ھ ابو زید حسن شیرازی ۲۶۴ھ ابن بطوطہ ۷۴۹ھ وغیرہ نے ہندوستان کا دورہ کیا تو جنوبی ہند کے ساحلوں پر مسلمانوں کو نہایت خوش حال معزز و مخترم پایا۔ دوسری جنوب سے۔ شمال میں سپانی پہنچے اور جنوب میں مسلمان تاجر بھگوان دونوں کے ساتھ وہ دفن و قدسیہ بھی وارد ہوئے جن کے ہاتھوں میں لہجیت، مقدسیت، بحاسن اخلاق اور عالمگیر محبت کے جھنڈے تھے۔ سپانی ملک فتح کر سکتے ہیں، اور سوداگر دولت کے انبار لگا سکتے ہیں۔ مگر دلوں اور دھڑوں پر حکمرانی روحانیت ہی کر سکتی ہے۔ دراصل وہ مسلمان صوفی اور اولیاء اللہ تھے جنہوں نے ہندوستان میں اسلامی تمدن پھیلایا۔ ہندوستان کے دو آخری

کناروں جنوبی اور شمالی میں زبردست اسلامی تمدن نے پاؤں جما کر قلب ہندوستان پر کیا اثر ڈالا؟ یہ سوال تاریخ کے ہر طالب علم کے لئے نہایت دلچسپ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ بارہویں صدی تک ہندوستان کے اندرونی علاقے اسلامی حملوں سے محفوظ تھے۔ محمود غزنوی ایک طوفان سے زیادہ کچھ نہ تھا۔ جو امڈ کر آیا اور کڑک دھک کر نکل گیا۔ اسے صرف پنجاب لینا تھا اور اس نے لے لیا مگر دہلی اور باقی ہندوستان اس سے غیر متاثر رہے۔ محمود غزنوی نے ۱۱۹۲ھ میں رائے پختوراکو زبردست شکست دی اور دہلی اور اجیر پر قبضہ کر کے ہندوستان میں اسلامی سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اسی زمانے میں ایک بڑے ہندی شاعر چندر گوری نے اپنا مشہور منظوم "پتھوی راج رسا" لکھا۔ اس منظومے کی زبان ہندوستان پر اسلامی تمدن کے زبردست اثرات کی سب سے زیادہ مستند تاریخی شہادت ہے۔ مولانا محمد حسین آزاد مرحوم نے اس نظم کا ایک چھوٹا سا نقل کیا ہے جو آب حیات کی اس دس سطروں میں آیا ہے لیکن یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے کہ ان دس سطروں میں تیرہ عربی، فارسی لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ یاد رہے ابھی تک مسلمان فوجوں سے اصل ہندوستان بچا ہوا تھا۔ اس پر بھی ایک ہندی شاعر اپنے کلام میں اس کثرت سے عربی و فارسی کے لفظ استعمال کرتا ہے پھر یہ لفظ بھی ایسے ہیں جن کے مترادفات سے مسکرت کے خزائے بھرے پڑے ہیں۔ مگر شاعر مسکرت کے نہیں مسلمانوں کے لفظ لیتا ہے اور محض اس لئے لیتا ہے کہ ملک کی عوام مسکرت سے زیادہ ان لفظوں سے مانوس ہو چکے تھے۔ آپ بھی یہ الفاظ لہجئے، محل، پروردگار، پیغام (یعنی پیغام) کریم سلطان (یعنی سلطان) بات شاہ (یعنی بادشاہ) پھر مان (یعنی فرمان) آپ غور کریں کہ ان مطالب کے لئے مسکرت زبان میں الفاظ کی ذرا بھی کمی نہیں ہے مگر وہ اسلامی تمدن ہی تھا جس نے ہندوستان کا دل موہ لیا تھا اور اسلامی سلطنت سے کہیں پہلے اسلامی تمدن اس ملک کے نیک اور مفسد باشندوں کے دلوں میں اپنی محبوبیت کا تخت بچھا چکا تھا۔

حضرت فاروق اعظمؓ کے کلمات طیبات

حمد باری تعالیٰ

ایک سورج اچھال دے مولا
میری دنیا اجال دے مولا
کوئی صورت نکال دے مولا
میری مشکل کو ٹال دے مولا
میرے پاؤں میں عشق کی بیڑی
اپنے ہاتھوں سے ڈال دے مولا
میں کہ منصور ہوں نہ سرمہ ہوں
پھر بھی شوقِ سوال دے مولا
میں بھکاری ہوں ایک جلوے کا
میری حسرت نکال دے مولا
حسن و رنگ و جمال، کو یائی
جو بھی دے بے مثال دے مولا

جاوید اقبال ستر

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

جنت میں روزہ داروں کا مخصوص دروازہ

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”جنت کے دروازوں میں سے ایک خاص دروازہ ہے جس کو ”ریان“ کہا جاتا ہے، اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا ان کے سوا کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو سکے گا، اس دن پکارا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ بندے جو اللہ کے لئے روزے رکھا کرتے تھے، وہ اس پکار پر چل پڑیں گے، جب وہ روزہ دار اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی کا اس سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔“ (بخاری)

گناہوں سے اجتناب اور

اخلاص نیت ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جنہیں ان کے روزے سے سوائے پیاسا رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا اور رات میں عبادت میں مشغول رہنے والے بہت سے ایسے ہیں جنہیں ان کی عبادت سے سوائے بے خوابی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔“ (مشکوٰۃ) روزے کا اصل مقصد یہی ہے کہ انسان اپنی خواہشات نفسانی کو ختم کر دے اور اپنے نفسِ امارہ کو اللہ کی رضا کا تابع بنا دے مگر جب روزہ دار گناہ کی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اور نیت میں اخلاص نہیں ہوتا تو اسے روزے کا اجر حاصل نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ کا کلام جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

ازالہ اشغالیہ میں جس قدر ذخیرہ آپؓ کے کلام کا ہے اگر اسی کو علاحدہ کر کے بکجا کر لیا جائے تو بیچ البلاغہ سے دس گنی حجم کی کتاب بن جائے اور پھر یہ فرق ہو جائے کہ بیچ البلاغہ کا اکثر حصہ افترا ہے اور اس میں مذہبی تعلیمات بہت کم ہیں اور دوسرے حصے قصے اور لوگوں کی شکایات بہت زیادہ ہیں اور اس کی عبارت مشکل اور غریب الاستعمال ہیں جو ایک ناصح اور معلم کی شان کے بالکل منافی ہے۔ بخلاف اس کے یہاں یہ کوئی بات نہیں ہے نہ کوئی قصہ ہے نہ کسی کی شکایت ہے۔ خالص مذہبی تعلیم ہے اور عبارت اس قدر سہل و سادہ ہے کہ ہر شخص باسانی سمجھ سکتا ہے۔ بالکل احادیث نبویہ کا رنگ ہے۔

ازالہ اشغالیہ میں دو مستقل رسالے آپؓ کے اقوال و آثار کے ہیں ایک وہ جس میں مسائل فقہیہ کا بیان ہے۔ کتاب الطہارت سے لے کر کتاب المیراث تک تمام ابواب فقہ میں آپؓ کی تعلیمات کو جمع کر دیا ہے۔ اور دوسرا رسالہ تصوف کے متعلق ہے حضرت فاروق اعظمؓ نے مہمات تصوف اور معارف سلوک کے متعلق جو تعلیم دی ہے وہ سب اسی رسالہ میں ہے۔ آیات قرآنیہ کی تفسیر میں جو کچھ فرمایا ہے وہ علاحدہ ہے اس مقام پر ان ہی متفرق کلمات میں سے چند بطور نمونہ کے نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) اپنے تمام حکام کو یہ گشتی فرمان بھیجا کہ: تمہارے کاموں میں سب سے زیادہ اہتمام کا قابل میرے نزدیک نماز ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا اور جس نے نماز کو ضائع کر دیا وہ دوسری چیزوں کو بدراجہ اولیٰ ضائع کر دے گا۔ ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب سایہ ایک ہاتھ ہو جائے ایک شل تک۔ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ آفتاب اونچا ہو، زرد نہ ہو، اور سوادِ فرخ قبل غروب کے چل سکے۔ اور مغرب کی نماز اور آفتاب غروب ہونے کے بعد سے ایک تہائی رات تک پڑھو۔ جو شخص عشا پڑھنے سے پہلے ہو جائے خدا کرے اس کی آنکھوں کو آرام نہ ملے اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھو کہ تارے نکلے ہوں۔

(۲) فرمایا کہ: دعا آسمان وزمین کے درمیان میں ٹکی رہتی ہے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے۔

(۳) فرمایا کرتے تھے کہ: سب سے افضل عبادت یہ ہے کہ فرض کو ادا کرے اور مہنیا سے بچے اور نیت اپنی خدا کے ساتھ درست رکھے۔

(۴) حضرت ابویوسف اشعریؒ کو آپؓ نے لکھا کہ:

عمر کی دو قسمیں ہیں: ایک صبر مصیبت پر اور دوسرا صبر معصیت کے ترک پر۔ دوسری قسم بہت ہی قسم سے افضل ہے۔ اور مدارِ ایمان ہے۔

(۵) فرماتے تھے کہ:

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہ کرے۔ اور اس شخص کی خطا میں نہیں بخشتا جو دوسروں کی خطا میں نہ بخشتے۔



(۶) اپنی آخری وصیت میں فرمایا کہ: دیکھو کتاب اللہ سے غفلت نہ کرنا جب تک تم اس کی پیروی کرتے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ دیکھو مہاجرینؓ کے اعزاز و اکرام میں کوتاہی نہ کرنا مسلمان تو بہت ہوں گے مگر مہاجرینؓ اب کہاں اور انصار کا لیاظ بھی رکھنا وہ اسلام کے بظاہر و باطن ہیں۔ اور بددوں کا خیال رکھنا۔ وہ تمہاری اصل ہیں اور ذی کافروں سے جو معاہدہ ہو جائے اس پر قائم رہنا۔

(۷) فرماتے تھے کہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔ جب تک یہ دونوں چیزیں تم میں رہیں گی اس وقت تک بھلائی رہے گی۔ ایک فیصلے میں انصاف کرنا۔ دوسرے تقسیم میں انصاف کرنا۔ میں تم کو ایک ایسے راستے پر چھوڑے جاتا ہوں جس پر نشان قدم بنے ہوئے ہیں۔ اب اگر کوئی قوم از خود کوئی اختیار کرے گی تو وہ راستے سے ہٹ جائیگی۔

(۸) اہل شام کو فرمان بھیجا کہ اپنی اولاد کو تیرا نور تیرا انداز اور گھوڑے کی سواری سکھاؤ اور ان کے حکم کو کو لوگوں کی بے ابروئی نہ کریں۔

(۹) فرمایا کرتے تھے کہ: ”جو شخص اپنے تمام کو تہمت سے علاحدہ نہ رکھے وہ اپنے بدگمان کرنے والے کو ملامت نہ کرے جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھے گا

اس کا کام اس کے اختیار میں رہے گا۔ (۱۰) فرماتے تھے کہ تین چیزیں تیرے بھائی کے دل میں تیری محبت قائم کر دیں گی۔ ۱۔ جب ملاقات ہو تو سلام کرنے میں ابتدا کرنا۔ ۲۔ اس کے ناموں میں سے جو اس کو پسند ہو اسی نام سے اس کو پکارنا۔ ۳۔ محفل میں اس کے لئے

علاحدہ نہ رہا کرو خدا نے روئے زمین پر علما کی مجالس سے زیادہ بزرگ کوئی مقام نہیں پیدا کیا۔“ (۱۸) فرماتے تھے کہ علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینہ اور وقار اور علم سیکھو۔ (۱۹) فرماتے تھے کہ جب کسی عالم کو دیکھو کہ دنیا سے محبت رکھتا ہے تو دین کی بات میں اس کا اعتبار نہ کرو۔ (۲۰) فرماتے تھے کہ ایک عالم کا مرنے کا عابد قائم لیل صائم النہار کے مرنے سے بڑھ کر ہے۔ (۲۱) فرماتے تھے کہ توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو ان کے دل بہت نرم ہوتے ہیں۔ (۲۲) ایک روز اخف بن قیسؓ سے آپؓ نے پوچھا کہ سب سے زیادہ جاہل کون ہے انھوں نے کہا کہ جو آخرت کو دنیا کے عوض میں بیچ ڈالے۔ آپؓ نے فرمایا کہ ”میں اس سے زیادہ جاہل تم کو بتاؤں جو دوسروں کی دنیا کے لئے اپنی آخرت بیچ ڈالے۔“ (۲۳) حضرت ابویوسف اشعریؒ کے نام ایک فرمان بھیجا۔ اس میں لکھا کہ قوت کی بات یہ ہے کہ آج کا کام کل کے لئے نہ اٹھا رکھو اور جب دنیا و آخرت میں مقابلہ ہو تو آخرت کو اختیار کرو۔ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی ہے اور کتاب اللہ کا علم حاصل کرو کیونکہ اس میں علم کے چشمے اور دلوں کی بہار ہے۔ (۲۴) ایک روز فرمایا کہ ”ہم لوگ فرض دینے کو عجل کی علامت قرار دیتے تھے۔ ضرورت والوں کو یوں ہی دے دیا کرتے تھے۔“ (۲۵) فرماتے تھے کہ دنیا کو کم حاصل کرو تو آزاد زندگی ہوگی اور گناہ کم کرو تو موت آسان ہو جائے گی۔ (۲۶) اکثر چھوٹے بچے کا ہاتھ پکڑتے تھے کہ میرے لیے دعا کرو کیونکہ تو نے ابھی تک گناہ نہیں کیا۔ (۲۷) اخیر عمر میں بکثرت یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول کے شہر میں موت دے۔ (۲۸) اخیر وقت میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔ ظلم نفسی غیرانی مسلم اصلی الصلوۃ کلھا واصوم یعنی میں اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہوں سوا اس کے کہ میں مسلمان ہوں سب نمازیں پڑھ لیتا ہوں اور روزے رکھتا ہوں۔“ (۲۹) زخمی ہونے کے بعد نماز پڑھی اور زخم سے خون جاری تھا فرمایا کہ: جس کی نماز جاتی رہی اس کا دین میں کچھ حصہ نہیں۔ (۳۰) بالکل آخری وقت میں زمین پر اپنا منہ رکھ دیا اور فرمایا کہ عمر کی خرابی ہے اگر پروردگار نے اس کی خطاؤں کو نہ بخش دیا۔

جگہ کشادہ کرنا۔“ (۱۱) فرماتے تھے کہ سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو ایسے شخص کو دے جس نے اس کو نہیں دیا اور سب سے زیادہ کلیمہ وہ ہے جو اپنے ظالم کو ظلم معاف کر دے۔“ (۱۲) فرماتے تھے کہ ”طبع فقیری پیدا کرتی ہے۔ مایوسی غنی کر دیتی ہے۔ ہر معاملہ میں سوائے آخرت کے معاملات کے دیر کرنا بہتر ہے۔“ (۱۳) فرماتے تھے کہ: جب کوئی بندہ اللہ کے لئے تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حکمت کو بلند کر دیتا ہے وہ اپنی نظر میں حقیر ہوتا ہے مگر لوگوں میں اس کی عزت ہوتی ہے۔“ (۱۴) فرماتے تھے کہ ”زنا کی کثرت سے زمین میں زلزلہ آ جاتا ہے اور حکام کے ظلم سے قحط پڑ جاتا ہے۔“ (۱۵) فرماتے تھے کہ جو شخص چاہتا ہو کہ میری زندگی کامیابی میں گزرے اس کو چاہیے کہ اپنے باپ کے بعد اس کے دوستوں سے نیک سلوک کرے۔“ (۱۶) ایک شخص کو آپؓ نے نصیحت کی اور فرمایا کہ ”وہ کام کیا کرو کہ اگر تم کو اس کام میں کوئی دیکھ لے تو تم کو ناگوار نہ ہو۔“ (۱۷) فرمایا کرتے تھے کہ ”علما کی مجلسوں سے

سائنس کی رُو سے وضو کے طبی فوائد

نماز ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ ایک مسلمان جب دن میں پانچ بار اللہ کے حضور نماز ادا کرتا ہے تو وہ اُس سے پہلے وضو کرتا ہے جس سے اُسے بدنی طہارت حاصل ہوتی ہے۔ نماز سے پہلے وضو کرنا فرض ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: المائدہ 6:5 ”اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کے لیے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لیے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) نخنوں سمیت دھو لو۔“

وضو حفظانِ صحت کے زریں اصولوں میں سے ہے۔ یہ روزمرہ زندگی میں جراثیم کے خلاف ایک بہت بڑی ڈھال ہے۔ بہت سی بیماریاں صرف جراثیموں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہ جراثیم ہمیں چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ ہوا، زمین اور ہمارے استعمال کی ہر چیز پر یہ موزی مسلط ہیں۔ جسم انسانی کی حیثیت ایک قلعے کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری جلد کی ساخت کچھ ایسی تدبیر سے بنائی ہے کہ جراثیم اُس میں سے ہمارے بدن میں داخل نہیں ہو سکتے البتہ جلد پر ہوجانے والے زخم اور منہ اور ناک کے سوراخ ہر وقت جراثیم کی زد میں ہیں۔ اللہ رب العزت نے وضو کے ذریعہ نہ صرف اس سوراخوں کو بلکہ اپنے جسم کے ہر حصے کو جو عام طور پر کپڑوں میں ڈھکا ہوا نہیں ہوتا اور آسانی سے جراثیم کی آماج گاہ بن سکتا ہے، انہیں وضو کے ذریعے وقتاً فوقتاً دھوتے رہنے کا حکم فرمایا۔ انسانی جسم میں ناک اور منہ ایسے اعضاء ہیں جن کے ذریعے جراثیم سانس اور کھانے کے ساتھ آسانی سے انسانی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں، لہذا گلے کی صفائی کے لیے غرارہ کرنے کا حکم دیا اور ناک کو اندر بڈی تک گیلنا کرنے کا حکم دیا۔ بعض اوقات جراثیم ناک میں داخل ہو کر اندر کے بالوں سے چٹ جاتے ہیں اور گردن میں وقتاً فوقتاً اُسے دھوئے نہ تو وہ ہم صاف ہوا سے بھر پور سانس بھی نہیں لے سکتے اس کے بعد چہرے کو تین بار دھونے کی تلقین فرمائی ہے تاکہ ٹھنڈا پانی مسلسل آنکھوں پر پڑتا رہے اور آنکھیں جملہ امراض سے محفوظ رہیں۔ اسی طرح بازو اور پاؤں دھونے میں بھی کئی طبی فوائد پنہاں ہیں۔ وضو ہمارے بے شمار امراض کا از خود علاج کر دیتا ہے جن کے پیدا ہونے کا ہمیں احساس تک نہیں ہوتا۔ طہارت کے باب میں طب جدید جن تصورات کو واضح کرتی ہے اسلام نے انہیں عملاً تصورات طہارت میں سود پایا ہے۔

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت درود بھیجتا ہوں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے کے لئے کتنا وقت مقرر کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو۔ میں نے عرض کی: چوتھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نصف (یعنی آدھا)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں (دیگر درود و ضائف میں صرف ہونے والا) اپنا تمام وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک بھیجنے کے لئے مقرر کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تب تو تمہاری فکر و کدود کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔ (سنن ترمذی جلد ۴ ص ۲۰۷)

شال باوقار اور ٹھنی ہے



موسم سرما اپنے جوں پر ہے اور اس موسم کا لطف پہننے اور سنے میں بھی محسوس ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے یہ محض کھانے کے دن نہیں۔ نت نئے گرم لباس بھی پہننے کا ہے۔ خشکی سے بچنا بھی ہے اور دلکش بھی نظر آنا ہے تو ایسے میں اپنے پہناؤوں پر نظر دوڑانا لازمی ہوتا ہے۔

آپ کی وارڈروب کیا کہتی ہے؟

بچھلے برس کے خریدے ہوئے سویٹرز، کارڈیگنرز اور شالیں اس سال بھی کام آسکتی ہیں مگر بہتر ہے کہ انہیں دھوپ لگالی جائے یا پھر ڈرائی نگین کر کے استعمال کیا جائے کیونکہ سردیوں میں جلد خشک اور حساس ہو جاتی ہے۔ حساس جلد کے حامل افراد کو اس لباس سے الگ بھی ہو سکتی ہے۔ ممکنہ حد تک بدن کی صفائی کا خیال رکھا جائے تو ایسے عارضے لاحق ہونے کے خدشے نہیں رہتے۔ سرمایہ کی اس رٹ میں جسم کی حرارت بخشنے والے جو لباس پہنے اوڑھے جاتے ہیں ان میں شالیں آپ کے سرمایہ کی دلکشی و چندہ کر دیتی ہیں۔ اس موسم میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کھد، بیکہرک اور ٹیچل ملے ہوئے لباس کے ساتھ دیگر شالوں کا انتخاب پیش کرتی ہے۔ ان میں گل احمد، شاہیناز، کیکسیریا اور دیگر کئی برانڈز مارکیٹ میں اپنے شاندار لباس متعارف کرا چکے ہیں۔

الجھے مسائل کیسے سلجھائیں

اگر کبھی آپ کو الجھی ہوئی ڈور یا الجھی ہوئی بینڈ فری کو بکھانے کا موقع ملا ہو تو آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر ہم بغیر سوچے سمجھے اور جذبات میں آ کر کھینچنا تانی کریں گے تو یہ الجھنیں ہم ہونے کی بجائے مزید بڑھتی چلی جائیں گی اور ہمارا کام مشکل ترین ہوتا جائے گا۔ ان الجھی ہوئی رسیوں اور تاروں کو سلجھانے کے لیے بہت محنت اور سوچ بچار کے بعد ایک سراسر تلاش کر کے آہستہ آہستہ سلجھا یا جائے تو کچھ ہی دیر میں سارے بل نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح زندگی میں بعض اوقات پریشانیوں کی ڈور الجھ چکی ہوتی ہے اور ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ اوپر تلے آنے والے ان مسائل سے چھٹکارا کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایک دم جھنجھلا کر کھینچنا تانی کریں گے تو معاملات مزید الجھ جائیں گے۔ سکون سے بیچھ کر تجزیہ کریں۔ الجھی ڈور کا سراسر تلاش کریں۔ مسائل کی ایک فہرست بنائیں اور ایک ایک کر کے ان کو حل کرنے کی کوشش شروع کر دیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے بہت جلد آپ ان الجھنوں سے نکل جائیں گے اور کچھ عرصے بعد آپ کو یاد بھی نہیں رہے گا کہ کبھی آپ ان مسائل میں جھپٹے ہوئے تھے اور نکلنے کے سبب راستے بند محسوس ہوتے تھے۔

کامیابی

بیٹے نے باپ سے پوچھا: ابا، کامیاب زندگی کیا ہوتی ہے؟ والد اسے ایک میدان میں لے گیا۔ اور بولا "یہ پتنگ دھاگے کی وجہ سے اوپر نہیں جاتی، اگر ہم دھاگے توڑ دیں تو یہ اوپر چلی جائے گی؟" والد نے دھاگے توڑ دیے پتنگ تھوڑی سی اُڑی اور پھر کچھ جگہ پر جا کر گر گئی۔ باپ نے بیٹے کو زندگی کا فلسفہ سمجھایا۔ "زندگی میں ہم جس اونچائی پر ہیں اور جس سے ہم بندھے ہوئے ہیں وہ ہمیں اوپر جانے سے روک رہے ہیں جیسے گھر خاندان، نظم و ضبط اور والدین ہم ان سب سے آزادی چاہتے ہیں، اصل میں یہی وہ دھاگے ہیں جو ہمیں اونچائی پر برقرار رکھتے ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا وہی حشر ہوگا جو کوئی ہوئی پتنگوں کا ہوا۔ اگر تم کامیابی سے رہنا چاہتے ہو تو کچھ سے کچھ دھاگے کو سنبھال لے رکھنا۔"

کہیں نمائش حسن کا جذبہ چھپا ہوا ہوتا ہے اور وہی لباس کی زینت میں، بالوں کی آرائش میں، باریک اور شوق پکڑوں کے انتخاب میں اور ایسے ایسے خفیف جزئیات تک میں اپنا اثر ظاہر کرتا ہے جن کا احاطہ ممکن نہیں۔ قرآن نے ان سب کیلئے ایک جامع اصطلاح "تہرج جالبلیہ" استعمال کی ہے۔ ہر وہ زینت اور ہر وہ آرائش جس کا مقصد شوہر کے سادہ رویوں کیلئے لذت نظر بنانا ہو، تہرج جالبلیہ کی تعریف میں آجاتی ہے۔ اگر برقع بھی اس غرض کیلئے خوبصورت اور خوش رنگ انتخاب کیا جائے گا تو یہ اس سے لذت یاب ہوں تو یہ بھی تہرج جالبلیہ ہے۔ اس کیلئے کوئی قانون نہیں بنایا جاسکتا۔ اس کا تعلق عورت کے اپنے ضمیر سے ہے۔ اس کو خود اپنے دل کا حساب لینا چاہئے کہ کہیں یہ ناپاک جذبہ چھپا ہوا نہیں ہے۔ اگر ہے تو وہ اس کم خدائی کی مخاطب ہے کہ کولا تہرج تہرج جالبلیہ الاولی (الاحزاب: 33)۔ جو آرائش ہر بری نیت سے پاک ہو، وہ اسلام کی آرائش ہے اور جس میں ذرہ برابر بھی بری نیت شامل ہو وہ جالبلیہ کی آرائش ہے۔ ذوق جمال سے شوق وصال تک: "جو شخص مغرور بیعت تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ آسانی سمجھتا ہے کہ غرض بھر کے احکام کن مصالح پر مبنی ہیں اور ان مصالح کے لحاظ سے ان احکام میں شدت اور تخفیف کا مدار کن امور پر ہے۔ شارع کا اصل مقصد کم و کثر بازی سے روکنا ہے، ورنہ اسے تمہاری آنکھوں سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ یہ آنکھیں ابتدا میں بڑی معصوم لگا ہوں سے دیکھتی ہیں، نفیس کا شیطان ان کی تائید میں بڑے بڑے پرفرب دلائل پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ یہ ذوق جمال ہے جو فطرت نے تم میں ودیعت کی کیا ہے۔ جہاں فطرت کے دوسرے مظاہر و تجلیات کو جب تم دیکھتے ہو اور ان سے بہت ہی پاک لطف اٹھاتے ہو تو جمال انسانی کو بھی دیکھو اور روحانی لطف اٹھاؤ مگر اندر اندر ہی اندر یہ شیطان لطف اندوزی کی لے کو بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ذوق جمال ترقی کر کے شوق وصال بن جاتا ہے۔ کون ہے جو اس حقیقت سے انکار کی جرأت رکھتا ہو کہ دنیا میں جس قدر بدکاری ہوئی ہے اور اب ہو رہی ہے اس کا پہلا اور سب سے بڑا محرک یہی آنکھوں کا ذوق ہے؟" (از: پردہ)

بچوں میں احساس کمتری کا سبب "دستی"،

لیے اپنے رشتوں کو محسوس بنانے کے لیے اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ رویہ اپنائیے۔

اپنے بچوں کو اس بات کا بھرپور احساس دلائیں کہ آپ ان سے بہت پیار کرتے ہیں، اور ان کی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اگر ان کی چھوٹی چھوٹی خواہشات کی تکمیل کریں گے تو انہیں بڑی خوشی ملے گی۔ بعض اوقات آپ اپنے بچوں کو باہر نہیں لے جاتا چاہتے اور بچہ باہر سیر پر جانے کے لیے بعد ہوتا تو آپ کو چاہیے کہ بلاوجہ سختی کرنے کی بجائے بچے کی خواہش پوری کر دیں، یا اسے گھر پر کسی ایسی سرگرمی میں مصروف کریں کہ وہ باہر جانے کی ضد چھوڑ دے۔ جیسے اس کے ساتھ مل کر کوئی کیم کھیلنا یا کلرنگ کرنا وغیرہ۔ یہ بات درست ہے کہ بعض اوقات بچوں کے ساتھ کچھ جتنا پڑتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ بچے کی نفسیات کو سمجھنے کے لیے خود کو اس کی جگہ پر رکھ کر سوچیں۔ اس سے آپ بچے کی ضروریات کو بہتر طور پر محسوس کر سکیں گی اور آپ کا تعلق اپنے بچوں کے ساتھ مضبوط ہوتا جائے گا۔

کا بچہ ماں، باپ سے ہر بات شیئر کر سکے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب آپ اپنے بچوں کے بہترین



دوست ہوں گے۔ اگر آپ اپنے بچوں کے دوست نہ بن سکتے تو پھر وہ اپنی ذاتی باتیں سننے اور مشورہ کرنے کے لیے ادھر ادھر دوست تلاش کریں گے۔ اس طرح وہ کسی قسم کے مسائل کا شکار ہو سکتے ہیں، کیونکہ ماں باپ سے بڑھ کر بچوں کے لیے کوئی غلط رشتہ نہیں ہو سکتا۔ اس

کھو دیتے ہیں۔ ان کی بے اعتمادی اور فیصلہ کرنے کی قوت کا فقدان انہیں ترقی کرنے سے

روکنے لگتا ہے۔ جبکہ ایسے بچے جن کے والدین اپنے بچوں کو ان کے چھوٹے چھوٹے مشاغل میں نہ صرف مدد فراہم کرتے ہیں بلکہ انہیں سہارے بھی ہیں وہ بچے معاشرے میں ایک فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ ان

بچوں کی پرورش میں ذرا سی کوتاہی اور لا پرواہی ان کے مستقبل کو نہ صرف تاریک بلکہ تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اس لیے بچوں کی پرورش کے دوران والدین کو ایسا رویہ نہیں اپنانا چاہیے جو ان کے معصوم ذہن کو الجھا دے۔ بعض والدین ہر بات پر بچوں سے سختی سے پیش آتے ہیں اور انہیں بات بے بات ٹوکتے رہتے ہیں۔ ایسے والدین یہ خیال کرتے ہیں کہ شاید بچے کو سختی سے ہی روکنا یا سمجھانا ہی بہتر ہے۔ جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔ بچوں کو ہر بات پر ٹوکتا نہ صرف انہیں چڑھا دیتا ہے بلکہ ان کا دماغ بننا دیتا ہے بلکہ ان کے مستقبل کے لیے بھی خدشات پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے والدین جو اپنے بچوں پر بلاوجہ سختی کرتے ہیں ان کے بچے بڑے ہونے کے بعد احساس کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچوں میں خود اعتمادی کی کمی ہو جاتی ہے۔ بچے کو کوئی بھی فیصلہ لینے کے قابل نہیں رہتے اور ہر بات پر انہیں محسوس کرتے ہیں کہ وہ جو بھی کریں گے وہ غلط ہی ہوگا۔ اس لیے ایسے بچے بڑے ہونے پر فیصلہ کرنے کی سکت

میک اپ جو منٹوں میں پرکشش بنائے

بروز رکائج آپ کی جلد کو فطرتی اور سہری روپ دے گا۔

آپ ایک صحت مند چمک حاصل کرنے کے لئے اس کو پورے چہرے پر لگا سکتی ہیں یا پھر اس فارمولے کو لگا کر اپنے خدوخال کو نمایاں کر سکتی ہیں، اس کو کینش، گلاؤں اور منہ کے نچلے حصوں پر لگایا جاسکتا ہے۔

بجھنوں پر گھنٹوں وقت خرچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اس کے لئے برویل کافی ہے، وہ لیس اور بھینس سنوار لیں۔ اس کے بعد مسکارا کی مدد سے آنکھوں میں کشش پیدا کی جاسکتی ہے۔

یہ آپ کے چہرے کو جذب نظر بنانے میں مدد دے گا۔ اپنے میک اپ کے آخری مرحلے میں اپنے ہونٹوں اور گلاؤں پر ضرورت کے حساب سے رنگ لگائیں۔ ہونٹوں کی نمی کے لئے لپ سٹائلو بہترین ہے اس کی بدولت اوپر کی اور نیچے کے ہونٹوں کا ایریا تروتازہ اور نرم رہتا ہے۔ دوسری خصوصیات پر مشتمل یہ فارمولا چہرے کے نکھار میں دوگنا تک اضافہ کرتا ہے۔



آمنہ ماہم

ایسا میک اپ جو جلدی کر لیا جائے اور جس سے آپ حسین بھی لگیں اس کے لئے آپ کو اپنی جلد کو تیار کرنے کی ضرورت ہے چاہے آپ سادہ سا پکا میک اپ کریں یا پھر بہت زیادہ پرکشش میک اپ ٹریز جو بڑی ترقی ہیں کہ ویل منزل پر آکر لگانے سے قبل اپنی جلد کو اچھی طرح صاف کر لیں۔ پرفارمز نہ صرف میک اپ کے لئے نرم سٹپ بناتے ہیں بلکہ سرنی کو بھی چھپاتے ہیں، مساموں، ماتھے اور آنکھوں کے

اطراف کی لکیریں اور بھرپور کی ظہور پذیر کی گئی ہے، اور دھوپ سے بچاتے ہیں۔ کنسیلر کے ذریعے آنکھوں کے نیچے، ناک کے ارد گرد اور ہونٹوں کے نیچے سائوں کو کم کریں۔ کنسیلر سے چند نشان چہرے کی تمام حصوں پر لگائیں اور برش یا اسٹیک کے ذریعے پھیلاتے جائیں یہ اچھا فارمولا ہے یہ نہ صرف سیاہ دھوپوں اور دھوپوں کو چھپاتا ہے بلکہ نظر نہ آنے والی غیر شکن کی تہ بھی بناتا ہے

ذوق جمال ترقی کر کے شوق وصال کیسے بن جاتا ہے؟

دارینجی ازدواج کے باہر صنف مقابل کی جانب ہر میلان، ارادے اور نیت کے اعتبار سے زنا ہے۔ اجنبی کے حسن سے آنکھ کا لطف لینا، اس کی آواز سے کانوں کا لذت یاب ہونا، اس سے گفتگو کرنے میں زبان کا لوچ کھانا، اس کے کوچے کی خاک چھانے کیلئے قدموں کا بار بار اٹھنا، یہ سب زنا کے مقدمات اور خود معنوی حیثیت سے زنا ہیں۔ قانون اس زنا کو نہیں پہنچتا۔ یہ دل کا چور ہے اور صرف دل ہی کا کوئی اس کو گرفتار کر سکتا ہے۔ حدیث نبویؐ اس کی تعریف کی گئی ہے: "آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کی زنا نظر ہے اور ہاتھ زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا دست درازی ہے اور پاؤں زنا کرتے ہیں اور ان کی زنا اس راہ میں چلنا ہے، اور زبان کی زنا گفتگو ہے اور دل کی زنا تمنا اور خواہش ہے، آخر میں صنفی اعضاء یا توان سب اس کی تصدیق کر دیتے ہیں یا تکذیب۔" فتنہ نظر: نفس کا سب سے بڑا چور گناہ ہے، اس لئے قرآن اور حدیث دونوں سب سے پہلے اس کی گرفت کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے: "اے نبی! مومن مردوں سے کہدو کہ اپنی نگاہوں کو (غیر عورتوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور اے نبی! مومن عورتوں سے بھی کہدو کہ اپنی نگاہوں کو (غیر مردوں کی دید سے) باز رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔" (النور) حدیث میں ہے: "آدمی زنا سے تیری پہلی نظر تو معاف ہے مگر خبردار دوسری نظر نہ ڈالنا۔" (ابوصالح) جذبی نمائش حسن: اسی فتنہ نظر کا ایک شاخسانہ وہ بھی ہے جو عورت کے دل میں خواہش پیدا کرتا ہے کہ اس کا حسن دیکھا جائے۔ یہ خواہش ہمیشہ جلی اور نمایاں ہی نہیں ہوتی۔ دل کے پردوں میں کہیں نہ

بڑھا کر میری آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر میرے برابر بیٹھی اپنی ماں کی طرف کر دیا اور معصومیت سے بولا: "ابواللہ نے آپ کی آنکھوں کو بس انہیں دیکھنے کی اجازت دی ہے۔" سران صاحب یہ سنا تھا کہ میرے ہاتھ اسٹریٹنگ پر کاپ گئے۔ گھر پہنچ کر میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ گھر میں تو ہم نے اسے بھی ایسا کچھ نہیں سکھایا۔ یہ جمعیت اسلامی طلبہ ہی ہے جس نے اس کی یہ تربیت کی کہ جس کی عمر بھی کہ وہ بڑیوں کو دیکھتا اس سے خود کو نہیں دیکھا انا اسے احترام سمجھتا اور خوبصورت ترین انداز سے باپ کی اصلاح کر دی۔ ویل صاحب کی آواز گونجی وہ ہمیشہ بولے: میں حاضر ہوا ہوں مجھے بھی اپنی جماعت میں شامل کر لیجئے وہ لٹریچر دیتے جو اس دور میں ایسا کردار پیدا کر دیتا ہے مجھے بھی اپنی جماعت میں قبول کر لیجئے۔ اور اتنی عزت کا سبب بننے والی اپنی جماعت سے فرط محبت میں امیر محترم کی پلکیں بھی جھپک چکی تھیں۔ (خود کا نامی۔ زیر منظر)

دوسرا صحت آموز واقعہ: یہ واقعہ مصر کے ایک نوجوان کا ہے جس کا تعلق اخوان المسلمون سے تھا۔ مصری پولس اخوانی نوجوان کا چھپا کر رہی تھی۔ نوجوان پولس کی گرفت سے بچنے کیلئے ایک اجنبی نوجوان لڑکی جو اس کے بغل سے گزر رہی تھی اسے دیکھنے لگا۔ پولس نے اپنے پولس ساتھی سے کہا کہ اخوانی نوجوان ہوئیں سکتا کیونکہ اخوان المسلمون کے تربیت یافتہ نوجوان تھے نظر سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے پولس نے اس کا چھپا کرنا چھوڑ دیا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اخوانی بزرگ نوجوانوں کی کتنی اچھی اور قابل قدر تربیت کرتے ہیں۔ دل کے چور: قانون کی نظر میں زنا کا اطلاق صرف جسمانی اتصال پر ہوتا ہے مگر اخلاق کی نظر میں

عبدالعزیز

آج کے حالات میں حیا، پردہ، حجاب اور نقاب ایک بہت بڑے طے کو جس میں بد قسمتی سے مسلمان بھی شامل ہیں فرسودہ اور دوقانونی (Outdated) معلوم ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت غیروں کی دیکھا دیکھی میں وہی سب کچھ کر رہی ہے جو غیر مذاہب کے افراد بے شرمی اور بے حیائی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ عورت مرد کا آزادانہ، بلا روک ٹوک خلط ملط طرطر کی بے حیائی اور بے پردگی کا مظاہرہ جسے نئی روشنی، نیا زمانہ سمجھ کر قبول کیا جا رہا ہے۔ اللہ اگر توفیق دے انسان کے بس کا کام نہیں فیضان محبت عام سہی عرفان محبت عام نہیں (جگر)

واقعہ پڑی ملک کا ہے گمراہ پڑھ کر یاسن کر آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں اور دل میں ذرا بھی ایمان ہو تو آدمی اپنی اصلاح کی فکر فوراً کرنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں سراج الحق صاحب سے گذشتہ دنوں ہائی کورٹ کے ایک ویل صاحب نے ملاقات کی اور جماعت اسلامی میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ سراج صاحب نے خوش آمدید کہا اور اس فیصلہ کی وجہ پوچھی تو ایڈووکیٹ صاحب کی بات سن کر خوشی سے سراج صاحب بھی آبدیدہ ہو گئے۔ وہ بولے سراج الحق صاحب میں عام سامع مسلمان ہوں۔ میرا ایک نوجوان بیٹا یونیورسٹی میں جمیٹ میں شامل ہو گیا ہے۔ ایک روز جب ہم سب گاڑی میں گئیں جا رہے تھے کہ راستہ میں سکنل پی گاڑی کی رکی تو پچھڑ کیا اس سڑک کراس کر رہی تھیں۔ غیر ارادی طور پر میری آنکھوں نے ان کا تعاقب کیا تو میرے اس جوان بیٹے نے پچھلی سیٹ سے ہاتھ

آزاد ہندوستان میں مسلم رائے دہندگان کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ ویسے تو مغربی بنگال، مہاراشٹر اور گجرات میں بھی کافی اہمیت رہی ہے، لیکن شمالی ہندوستان میں تو ان کی کچھ زیادہ ہی اہمیت ہوتی ہے۔ آج کی برسرِ اقتدار جماعت اور اس کی ہم خیال پارٹیوں کی یہ کوشش ہمیشہ رہی ہے کہ مسلمانوں کے نام پر غیر مسلم ووٹوں کو اپنی جانب راغب کیا جائے۔ اس کے توڑ کے لئے کچھ سیاسی پارٹیوں نے منڈل کا کارڈ استعمال کیا جس کے جواب میں آج کی برسرِ اقتدار جماعت نے منڈل کا استعمال کیا اور اس کو اس کی وجہ سے سال 2014 کے بعد سے کامیابی بھی ملی۔

مسلمان نہ فرقہ پرستی کے حامی ہیں اور نہ ہندو فرقہ پرستی کے

ساجوا دی پارٹی کو سب سے زیادہ ووٹ فیصد اقلیتوں کا ہی ملا اور یہ ووٹ فیصد پچھلے انتخابات کے مقابلے میں زیادہ تھا لیکن وہ اقتدار کے آس پاس بھی نہیں آئی، کیونکہ ان کا اپنا غیر مسلم ووٹ انہیں چھوڑ کر بی جے پی کی گود میں چلا گیا تھا۔ ہندوستانی مسلمانوں کو کوئی کچھ بھی کہے لیکن آزادی کے بعد سے انہوں نے اپنی رائے کا استعمال سیکولرزم کو بچانے اور زندہ رکھنے کے لئے ہی کیا ہے۔ ظاہر ہے ملک اور اقلیتوں کا فائدہ بھی سیکولرزم کی بقائیں ہی ہے۔ جب پورے ہندوستان کے مسلمان اپنی شہریت کو لے کر پریشان تھے اور اپنے کاغذات ڈھونڈنے اور بنوانے میں مصروف تھے اور اس کے لئے ان کی اپنے گھر کی عورتیں مظاہرہ کر رہی تھیں، اس وقت جس عام آدمی پارٹی کو اقتدار میں لانے میں ان کا بہت اہم کردار تھا اور ہے، اس پارٹی نے ان کے اس احتجاج میں ان سے دوری بنانے کی کوشش کی، جب بھی انہوں نے انتخابات میں اسی پارٹی کو ووٹ دیا۔ انہوں نے اپنی ناراضگی اور غصہ کو دور رکھنے ہوئے ملک اور سیکولرزم کے لئے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ مسلمانوں نے ہر انتخابات میں اس دوراندیشی کا مظاہرہ کیا ہے اور آنے والے اسمبلی انتخابات میں بھی وہ اس کا مظاہرہ کریں گے اور اپنا ووٹ تقسیم نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ ان کی لڑائی ہی تقسیم کرنے والوں کی سیاست کے خلاف ہے۔ مسلمان جب فرقہ پرستی بی جے پی کو ہرانے کے لئے ووٹ کرتے ہیں تو وہ اویسی جیسوں کی فرقہ پرست پارٹی کی کیسے حمایت کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش ہو یا ملک کا کوئی بھی کونا ہندوستانی مسلمان جب وطن ہیں اور سیکولرزم کے بھی علمبردار ہیں۔

تبدیل کر لی تھیں ان کو بھی اب اپنی غلطی کا احساس ہوتا نظر آ رہا ہے۔ بی جے پی کی مجبوری تھی کہ اگر وہ ہندو ووٹ کے ایجنڈے کو پیچھے رکھ کر ترقی کی بات کرتی ہے تو اس میں اور سیکولر پارٹیوں میں کیا فرق رہ جاتا ہے، اس



لئے اس نے ہندو ووٹ کو کھینچنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اس کا حکومت کا ماڈل بری طرح متاثر ہوا جس کا نقصان اس ووٹر کو سب سے زیادہ ہوا جس کا تعلق پس ماندہ اور ذاتوں سے تھا۔ مسلم رائے دہندگان کی مجبوری کہنے یا دوراندیشی، لیکن اس نے سیکولرزم کا دامن نہیں چھوڑا اور یہی وجہ تھی کہ اتر پردیش میں گزشتہ اسمبلی انتخابات میں

یعنی پس ماندہ اور ذاتوں کو بھی، جنہوں نے اقتدار کے گلیاروں کی چمک دیکھ لی تھی اور ان ذاتوں کے لئے ایک امید کی کرن بھی پیدا کر دی تھی۔ اس میں بھی کوئی دو رائے نہیں کہ شمالی ہندوستان کے مسلمان ہوں یا دیگر

ریاستوں کے مسلمان ہوں، انہوں نے اپنی وفاداریاں تبدیل نہیں کیں اور انہوں نے سیکولرزم کا پرچم بلند کئے رکھا۔ مغربی بنگال ہو یا مہاراشٹر، وہاں کے مسلم رائے دہندگان نے سیکولرزم کے پرچم کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ رائے دہندگان کی گجرات کے ترقی کے ماڈل اور ہندو ووٹ کی چمک سے آنکھیں چندھیاں گئی تھیں اور اس چمک میں انہوں نے اپنی وفاداریاں

سید خرم رضا

آزاد ہندوستان میں مسلم رائے دہندگان کی ہمیشہ اہمیت رہی ہے۔ ویسے تو مغربی بنگال، مہاراشٹر اور گجرات میں بھی کافی اہمیت رہی ہے، لیکن شمالی ہندوستان میں تو ان کی کچھ زیادہ ہی اہمیت ہوتی ہے۔ آج کی برسرِ اقتدار جماعت اور اس کی ہم خیال پارٹیوں کی یہ کوشش ہمیشہ رہی ہے کہ مسلمانوں کے نام پر غیر مسلم ووٹوں کو اپنی جانب راغب کیا جائے۔ اس کے توڑ کے لئے کچھ سیاسی پارٹیوں نے منڈل کا کارڈ استعمال کیا جس کے جواب میں آج کی برسرِ اقتدار جماعت نے منڈل کا استعمال کیا اور اس کو اس کی وجہ سے سال 2014 کے بعد سے کامیابی بھی ملی۔

سیکولر پارٹیوں نے اپنے اپنے حساب سے سیاسی جگاڑ بھانے، کسی نے پس ماندہ یا ذاتوں کو مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر اقتدار کے گلیاروں میں اپنے پیر جمائے۔ اس پوری سیاست میں شمالی ہندوستان کے مسلمان مرکز میں رہے اور انہوں نے بھی بہت ہوشیاری سے اپنی رائے کا استعمال کیا اور فرقہ پرست قوتوں کو اقتدار سے دور رکھا، لیکن سال 2014 کے بعد سے ملک میں ایک بڑی سیاسی تبدیلی رونما ہوئی۔ بی جے پی اور اس کی ہم خیال پارٹیوں نے پہلے تو مودی کی قیادت والے گجرات کے ترقی کے ماڈل کی زبردست تشہیر کی اور اس میں ہندو ووٹ کا تڑکا لگایا اور ایک ہی جھٹکے میں نہ صرف اقتدار پر قبضہ کر لیا بلکہ شمالی ہند کے مسلمانوں کو سیاسی طور پر اچھوت کر دیا۔ اس کا نقصان مسلمانوں کو تو ہوا ہی ساتھ میں ان قوتوں کو بھی ہوا

اتراکھنڈ: ٹھیک انتخاب سے قبل بی جے پی کی کماؤں پر مرکوز پالیسی کو لگا جھٹکا

بی جے پی کے لیے فکر کی ایک اور وجہ ہے، وہ یہ کہ اتراکھنڈ کو لے کر اب تک جتنے بھی سروے آئے ان میں ہریش راوت کو وزیر اعلیٰ کے طور پر سب سے پسندیدہ لیڈر مانا گیا۔ ہریش راوت کے بارے میں ووٹروں کی ایسی رائے کو اسپانسرڈ انتخابی سروے بھی نہیں جھٹلا پائے۔ بی جے پی کا مسئلہ یہ رہا کہ ہریش راوت کی کاٹ کے لیے کماؤں میں اس کے پاس تنہا بھگت سنگھ کوشیاری تھے جنہیں اس نے گورنر بنا کر مہاراشٹر بھیج دیا۔ کوشیاری پردے کے پیچھے تو سرگرم ہو سکتے ہیں لیکن انتخابی تیج میں فرنٹ فٹ پر نہیں کھیل سکتے۔

بی جے پی خیمہ میں جانا بھی ایک وجہ تھی۔ ان تینوں لیڈروں کا گڑھوال میں مضبوط گرفت رہی ہے، انہی کے دم پر بی جے پی اقتدار مخالف لہر کے باوجود گڑھوال میں جیت کی امید لگائے بیٹھی تھی۔ بی جے پی گڑھوال کو اپنا ناقابلِ تسخیر قلعہ مانتی رہی، ایسے میں اس نے سارا فوکس کماؤں پر مرکوز کیا تھا۔ لیکن اس وقت حالات مختلف ہیں۔ اس مرتبہ ہرک سنگھ راوت بی جے پی سے رشتہ توڑ چکے ہیں۔ سپتال مہاراج اور وجے بھوگنا کو بری طرح نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ وراسل وزیر اعلیٰ بننے کی آس لے کر بی جے پی میں پیچھے آ کر لیڈروں کو دھامی جیسے نوکھنے بنا دیا گیا۔ اس سے پہلے بھی انہیں کبھی تر و پندر راوت کے ذریعہ تو کبھی تیرتھ کے ذریعہ بے عزت کیا گیا۔ اس کے علاوہ بی جے پی کھنڈوری اور منوہر کانت دھیانی جیسے سینئر لیڈر ایک طرح سے غیر فعال ہو چکے ہیں۔

بی جے پی نے حد سے زیادہ اعتماد میں پارٹی صدر کا عہدہ دن کوٹک کو دیا، لیکن دن کوٹک کے بڑے بولے پن اور عجیب و غریب بیانات کے سبب گڑھوال میں انہیں کوئی سنجیدگی سے نہیں لیتا۔ لے دے کر ہرک سنگھ راوت بی جے پی کی کشتی کو پار لگا سکتے تھے، لیکن وہ ساتھ چھوڑ چکے ہیں۔

گڑھوال میں گرفت کمزور ہونے کے بعد بی جے پی کو اب کماؤں سے متعلق بھی اپنی پالیسی میں تبدیلی کرنی پڑ رہی ہے۔ کماؤں میں 29 سینیٹیں ہیں جن میں سے فی الحال 24 بی جے پی کے پاس ہیں۔ لیکن کئی انتخابی سروے اس بار بی جے پی کے 24 سے سمٹ کر 10 تک اور کانگریس کے 5 سے بڑھ کر 20 تک پیچھے کا اندازہ لگا رہے ہیں۔ (نوجوان انڈیا کے لیے بے گھر راوت کے تحریر کردہ ہندی مضمون کا اردو ترجمہ)

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) گرومیت سنگھ کی تقرری کے بعد ان کے ساتھ



ناکمتا گرو دودھ مارہ پیشانی ٹیک چکے ہیں۔ ویسے حکومت میں اس وقت کماؤں اور گڑھوال کی برابری شراکت داری ہے۔ دھامی کاہنہ میں دونوں ڈویژن سے 6-6 وز ہیں۔ حالانکہ گڑھوال سے بی جے پی کے پاس 34 رکن اسمبلی ہیں، پھر بھی وزیر اعلیٰ تعداد صرف 6 ہی ہے۔ گزشتہ اسمبلی انتخاب میں بی جے پی نے گڑھوال کی 41 اسمبلی سیٹوں میں سے 34 سینیٹیں جیتی تھیں اور کانگریس کے حصے میں صرف 6 سینیٹیں ہی آئی تھیں۔ گڑھوال ڈویژن میں 2017 کے انتخاب میں کانگریس کی خراب کارکردگی کے پیچھے مودی لہر کے علاوہ سپتال مہاراج، ہرک سنگھ راوت اور وجے بھوگنا جیسے بڑے لیڈروں کا کانگریس چھوڑ کر

برکس کانگریس کے پاس ہریش راوت کے علاوہ گوند سنگھ کھوال، کرن

مہرا اور پردیپ ٹھاکر جیسے لیڈر ہیں۔ کھوال، مہرا اور ہریش دھامی کا مینڈیٹ ہی ہے جو کہ وہ 2017 کی زبردست مودی لہر میں بھی کانگریس کے ٹکٹ پر جیت گئے۔ خبر گرم ہے کہ کماؤں میں کوشیاری کی کمی پوری کرنے کے لیے بی جے پی نے ان کے سیاسی چیلے پشکر سنگھ دھامی کو وزیر اعلیٰ بنایا تھا۔ جب کہ اے جے کوریشیا پوکھریال ٹنک کو ہنا کر مرکز میں وزیر مملکت بنایا گیا۔ وزیر اعلیٰ بننے کے بعد دھامی بھی کماؤں ڈویژن کا دورہ کرتے رہے ہیں اور اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے وہ کئی منصوبوں کا اعلان بھی کرتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ نشیبی علاقہ میں سکھ ووٹروں کو متوجہ کرنے اور کسان تحریک کے اثر کو ختم کرنے کے لیے گورنر کے طور پر

عین انتخاب سے قبل ہرک سنگھ راوت کے پارٹی سے الگ ہو جانے کے بعد اتراکھنڈ میں برسرِ اقتدار بی جے پی کی انتخابی پالیسی کو جھٹکا لگا ہے۔ اب تک بی جے پی گڑھوال ڈویژن میں زیادہ سے زیادہ سینیٹیں جیتنے کے تئیں پراختیاد ہو کر کماؤں پر زیادہ توجہ دے رہی تھی۔ چونکہ بی جے پی کا اصل مقابلہ سابق وزیر اعلیٰ ہریش راوت سے ہی ہے اور ہریش راوت کا آبائی علاقہ کماؤں ڈویژن میں ہی ہے، اس لیے بی جے پی کی توجہ کماؤں پر ہی زیادہ تھی۔

اُدھر گڑھوال علاقہ میں اس کے پاس ہرک سنگھ راوت، سپتال مہاراج، رمیش پوکھریال ٹنک اور وجے بھوگنا جیسے لیڈر تھے جن کے زور پر اسے ایک طرح کی بے فکر تھی۔ لیکن ہرک سنگھ راوت کے پالا بدلنے کے بعد گڑھوال میں بھی بی جے پی کی گرفت کمزور ہوئی ہے۔

بی جے پی کے لیے فکر کی ایک اور وجہ ہے، وہ یہ کہ اتراکھنڈ کو لے کر اب تک جتنے بھی سروے آئے ان میں ہریش راوت کو وزیر اعلیٰ کے طور پر سب سے پسندیدہ لیڈر مانا گیا۔ ہریش راوت کے بارے میں ووٹروں کی ایسی رائے کو اسپانسرڈ انتخابی سروے بھی نہیں جھٹلا پائے۔ بی جے پی کا مسئلہ یہ رہا کہ ہریش راوت کی کاٹ کے لیے کماؤں میں اس کے پاس تنہا بھگت سنگھ کوشیاری تھے جنہیں اس نے گورنر بنا کر مہاراشٹر بھیج دیا۔ کوشیاری پردے کے پیچھے تو سرگرم ہو سکتے ہیں لیکن انتخابی تیج میں فرنٹ فٹ پر نہیں کھیل سکتے۔

الٹ ایسے ہیں کہ بی جے پی کو کماؤں میں وسیع مینڈیٹ والے لیڈروں کی کمی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کوشیاری کے بعد دیگر لیڈروں میں بچی سنگھ راوت اور پرکاش پنت کا انتقال ہو چکا ہے۔ پیشال آریہ جیسے بڑے سیاسی قد کے لیڈر واپس کانگریس میں لوٹ گئے ہیں۔ اس کے

SAMFAZ INFRA



CONSTRUCTION EQUIPMENT RENTAL & HIRING BASIS

9221537775